﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 13

جمعۃ المبارک 16/جون 2006ء

19/جمادی الاول 1427 ہجری قمری ❁ 16/احسان 1385 ہجری شمسی

شمارہ 24

سینہ و دل صاف ہو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کے متعلق ناگوار باتیں نہ بتایا کرے کیونکہ مَیں پسند کرتا ہوں کہ جب ان سے ملوں تو میرا سینہ و دل سب کے لئے صاف شفاف ہو۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

ذیلی تنظیموں انصاراللہ، لجنہ اماءاللہ اور خدام الاحمدیہ فجی آئی لینڈز کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور کام کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم تفصیلی ہدایات۔

جماعت لباسہ (Labasa) کا دورہ، احمدیہ سکول کے ایک بلاک کا افتتاح، ذہین طلباء و طالبات کے لئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپ دینے کا اعلان، احمدیہ قبرستان میں مرحومین کی قبروں پر دعا۔ Taveuni میں ڈیٹ لائن کا وزٹ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''، یہ جگہ دنیا کا کنارہ کہلاتی ہے اور انٹرنیشنل ڈیٹ لائن یہاں سے گزرتی ہے۔ ہم اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ (Taveuni میں استقبالیہ تقریب سے خطاب)

Maro جماعت کا وزٹ، لجنہ ہال کا افتتاح، حاضرین سے خطاب۔

احمدیت کا پیغام یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں، اس کے قریب آئیں اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فجی کے ساتھ میٹنگ میں خصوصیت سے تعلیم و تربیت، تبلیغ، مالی قربانی اور شعبہ سمعی و بصری کے متعلق اہم ہدایات۔ الوداعی تقریب عشائیہ میں خطاب۔ نیوزی لینڈ کے لئے روانگی۔

(جزائر فجی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ :عبدالماجد طاهر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

30/اپریل 2006ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مجلس انصاراللہ فجی کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا دس بجے نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ فجی کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ مسجد فضل عمر صووا میں شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام قائدین سے ان کے کام کی رپورٹ طلب فرمائی اور جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

قائد عمومی سے حضور انور نے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جماعت اور مجلس کا فرق سمجھایا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی جن دو نئی جگہوں پر انصار موجود ہیں وہاں بھی اپنی مجلس قائم کریں۔ حضور انور نے فرمایا انصاراللہ کی ذیلی تنظیم کو کسی جگہ اپنی مجلس قائم کرنے کے لئے وہاں جماعت کا قائم ہونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کسی علاقہ میں جماعت قائم نہیں اور آپ اپنی مجلس قائم کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی علاقہ میں ایک جماعت ہے تو آپ اپنی سہولت کے لئے اس ایک جماعت میں دو تین یا زائد مجالس حسب ضرورت قائم کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو مجالس آپ کو رپورٹ بھجوانے میں فعال (Active) نہیں ہیں۔ ان کو بار بار یاددہانی کروائیں اور Active کریں۔

حضور انور نے صدر مجلس انصاراللہ کو ہدایت فرمائی کہ جب صدر مجلس انصاراللہ کو اپنی منظوری حاصل ہوتی ہے تو اسے جلد مجلس عاملہ نامزد کر کے منظوری حاصل کرنی چاہئے اور مجالس میں زعماء کا انتخاب کر کے اس کی منظوری صدر مجلس کو خود دینی چاہئے۔ حضور انور نے ایک معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی بھی مجلس کا زعیم نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کا ممبر نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا جب تک نئے زعیم اور اس کی عاملہ چارج نہ لے تو پہلے زعیم اور اس کی عاملہ کام کرتی رہتی ہے۔ اس طرح کہیں بھی کام میں روک نہیں آتی اور خلاء پیدا نہیں ہوتا۔

حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ تیار کریں اور صدر مجلس کے دستخط کروا کر مجھے بھجوائیں۔ اگر کوئی کام نہیں ہوا تو رپورٹ میں یہ ذکر ہونا چاہئے کہ کوئی کام نہیں ہوا۔ رپورٹ بہرحال آنی چاہئے۔

نائب صدر صف دوم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کام کرنے کا ارادہ ہو تو انسان خود رستے نکالتا ہے۔ تمام مصروفیات اور کام ہونے کے باوجود یہ ارادہ ہوتا ہے کہ میں نے جماعت کے لئے کام کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کو فعال (Active) رکھنے کے لئے ان کے پروگرام بنائیں۔ سیر کے پروگرام ہوں، سائیکل چلائیں اور کھیلوں کے پروگرام ہوں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے تمام قائدین کو ہدایت فرمائی کہ سارے قائدین اپنی اپنی سکیم بنائیں۔ پھر یہ سکیم مجلس عاملہ سے منظور ہو۔ اس کے بعد ہر قائد اپنی سکیم پر عملدرآمد کروائے۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

قائد ذہانت و صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی سکیم بنا کر مجلس عاملہ میں ڈسکس کریں اور کام کریں۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن انصار کو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ان کو قرآن مجید کا ترجمہ سکھائیں۔

نماز سکھائیں، نماز کا ترجمہ سکھائیں۔ دعائیں سکھائیں، احادیث سکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب پڑھنے کے لئے دیں اور سال کے آخر پر اس کا امتحان لیں۔ انصار بے شک کتاب دیکھ کر امتحان دیں۔ حضور انور نے فرمایا انصار کو جماعت کی بنیادی تعلیم کا پتہ ہونا چاہئے۔ کئی لوگوں کو جماعت کی بنیادی تعلیم کا علم ہی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا مجالس سے صدر مجلس، قائد عمومی اور ہر قائد کا رابطہ رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قائد تعلیم کا یہ کام ہے کہ وہ جائزہ لے کہ انصار کو نماز آتی ہے یا نہیں۔ کتنوں نے نماز یا اس کا ترجمہ یاد کرلیا ہے۔ کتنے روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے انصار ایسے ہیں جو اپنے گھروں سے بچوں کو نماز کے لئے لاتے ہیں اور ان کے بچے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ باقاعدہ اس معاملہ میں اپنے بچوں کی نگرانی کرتے ہیں اور اپنے بچوں کا خیال رکھتے ہیں کہ وہ باہر پھر کر اپنا وقت ضائع تو نہیں کر رہے۔ اپنے سکول کی پڑھائی کر رہے ہیں اور دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ بچوں کی نگرانی کرنا بھی باپ کا کام ہے۔

قائد مال سے حضور انور نے ان کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور انصار کی آمد اور فی کس چندہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کے چندہ میں جو مرکز کا حصہ ہے وہ باقاعدہ مرکزی ریزروفنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔

قائد تجنید سے حضور انور نے انصار کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کیا آپ کی جو تجنید ہے آپ اس سے مطمئن ہیں۔

قائد دعوت الی اللہ کے پروگراموں کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کوئی اسسٹنٹ لگائیں۔ دعوت الی اللہ نہیں ہورہی۔ آپ کو تو سارا آئی لینڈ احمدی کرلینا چاہئے۔ دعوت الی اللہ کے لئے رابطے کریں، ذاتی تعلقات بڑھائیں۔ ہر مذہب کو اس کے مطابق لٹریچر دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نئے احمدی بہت کم ہوئے ہیں۔ پرانے احمدیوں کے بچے آگے بڑھے ہیں۔ آپ نئے احمدی بھی بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے جو لٹریچر تیار کیا ہے وہ لوگوں تک بھی پہنچنا چاہئے۔ پھر اس کا تتبع (Follow Up) ہونا چاہئے۔ چھوڑنا نہیں چاہئے۔ اگر Follow Up نہیں کریں گے، رابطہ (Contact) نہیں کریں گے تو آپ کو کیا پتہ کس کے دل میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ایک ٹیم بنائیں جو کام کرنے والی ہو۔ فرمایا آپ نے جو سکیم بنائی ہے وہ اچھی ہے۔ اب مسلسل رابطہ اور تعلق قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا جس کام کا Follow Up نہ ہو، فیڈ بیک نہ ہو اس کا نتیجہ نہیں نکلتا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فجی کے ساتھ میٹنگ

مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد لجنہ ہال میں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فجی کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے عاملہ لجنہ کی تمام ممبرات سے باری باری ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں اور لائحہ عمل کے بارہ میں ہدایت سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ بارہ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ فجی کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسجد فضل عمر صووا میں شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے تمام مہتممین سے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

معتمد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی مجالس کتنی ہیں اور کتنی مجالس آپ کو باقاعدہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔ جو نہیں بھجواتیں ان کے بارہ میں آپ نے کیا کارروائی کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز کو ہر ماہ آنی چاہئے۔ خواہ کام ہو یا نہ ہو رپورٹ باقاعدہ بھجوایا کریں اور اپنی مجالس سے بھی باقاعدہ رپورٹ لیا کریں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے فرمایا اگر آپ کا اپنا رسالہ نہیں ہے تو کیا جماعتی رسالہ میں آپ کا خدام سیکشن ہے۔ فرمایا رسالہ میں خدام کی طرف سے آرٹیکل شائع ہونے چاہئیں۔

مہتمم صحت جسمانی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدام کے لئے کھیلوں کا کیا انتظام ہے۔ Indoor گیم کا کیا انتظام ہے۔ فرمایا ہر مجلس میں خدام کے لئے کھیلوں کا انتظام ہونا چاہئے اور آپ اپنے سیکرٹری صحت جسمانی سے ہر مجلس کی رپورٹ لیا کریں۔

مہتمم وقارِ عمل نے اپنے وقارِ عمل کے پروگراموں کی رپورٹ پیش کی۔ فرمایا جہاں جماعتی جائیدادیں ہیں وہاں وقارِ عمل کیا کریں۔ مہتمم خدمت خلق سے حضور انور نے فرمایا جو خدام اچھی صحت والے ہیں انہیں اپنا خون دینے والی ٹیم میں شامل کریں اور احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام پر گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں رجسٹرڈ کروائیں اور جب ان کو ضرورت ہو وہ آپ کو بلالیں۔ اس طرح ان لوگوں کو علم ہوگا کہ جماعت یہ خدمت کررہی ہے۔ فرمایا بیس پچیس خدام رجسٹرڈ کروالیں، خدمت خلق بھی ہوگی اور دعوت الی اللہ کا کام بھی ہوجائے گا۔ فرمایا باقاعدہ بلڈ بینک کے لئے اپنی رجسٹریشن کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا خدمت خلق کے تحت ہسپتالوں میں وزٹ کریں اور غریبوں کی ضروریات پوری کریں۔ عید وغیرہ کے موقع پر فنڈز اکٹھا کیا کریں اور غریبوں کو دیا کریں۔ Old People's Home میں جاکر بوڑھوں کا حال وغیرہ پوچھ لیا کریں۔ ساتھ پھل وغیرہ لے جایا کریں اس سے اچھے رابطے بھی بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ریموٹ ایریا میں میڈیکل کیمپ لگائیں۔ مریضوں کو دیکھیں اور خدمت کریں۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اجتماع کے چندہ کا بھی جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کیا اجتماع کے اخراجات کا باقاعدہ بجٹ بناتے ہیں۔ فرمایا آپ کے اخراجات کا باقاعدہ بجٹ بننا چاہئے۔ مرکز کا حصہ مرکزی فنڈ میں جمع کروانے کے بارہ میں بھی حضور انور نے دریافت فرمایا۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ تسلی بخش ہے۔ آپ نے کن مجالس کا دورہ کیا ہے۔ حضور انور نے مہتمم تجنید کو ہدایت فرمائی کہ خود دورہ کریں اور جائزہ لیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ مہتمم اطفال نے بتایا کہ لجنہ اطفال کی بھی کلاسز لیتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کیوں لیتی ہیں۔ آپ اپنی کلاسز لیا کریں اور ہر ماہ اپنی ریگولر رپورٹ بھجوایا کریں۔ لجنہ اور ناصرات کا اپنا کام ہے۔ آپ کا اپنا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ سب شعبے اس لئے بنائے گئے ہیں کہ ہر ایک میں آگے بڑھنے کی روح پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا خدام کے اپنے کام ہیں اپنے پروگرام بنائیں اور کلاسیں لیں۔ آپ مہتمم اطفال ہیں آپ کو اطفال کی کلاسز کا انتظام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اطفال کے لئے مربی بھی ہونا چاہئے۔ آپ کا یہ مربی انصار میں سے ہونا چاہئے۔ حضور انور نے اطفال کے چندہ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

مہتمم دعوت الی اللہ سے حضور انور نے گزشتہ سالوں کی بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا آپ کے پاس سارا ریکارڈ ہونا چاہئے۔ فرمایا اپنا ریکارڈ مکمل کریں۔ سب سے آپ کے رابطے ہونے چاہئیں۔ جو خدام نومبائعین ہیں ان سب سے آپ کا مستقل رابطہ ہو ان کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا نصاب بنایا ہے۔ مہتمم تعلیم نے بتایا کہ ہم نے اپنے نصاب میں قرآن کریم کی آیات، احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات رکھے ہیں جن کا ہم امتحان لیں گے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کتاب ''کامیابی کی راہیں'' بھی منگوائیں۔ انگریزی کی ٹرانسلیشن ہوئی ہے وہ منگوائیں۔

مہتمم تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام نمازیں پڑھتے ہیں۔ کتنے خدام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ کتنے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ آپ کو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔ جو نہیں پڑھتے ان کو پیار سے آرام سے سمجھائیں اور تربیت کا کام مکمل کریں، خدام کی تربیت کا کام آپ مکمل کرلیں گے تو آئندہ جنریشن پکّی احمدی ہوگی۔

دعوت الی اللہ کے تعلق میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے مزید فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے ذاتی رابطے کریں اور وہاں دعوت الی اللہ کریں جہاں دین کی طرف زیادہ رجحان ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے لیے اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں اور لوگوں کو آپ کے عمل سے پتہ چلے کہ آپ دوسروں سے مختلف لوگ ہیں۔ فرمایا چھوٹا سا جزیرہ ہے کام کریں اور اس کو احمدی بنائیں۔ فرمایا خدام نئے عزم اور ولولہ سے کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امور طلباء کا بھی شعبہ ہونا چاہئے۔ جس کے پاس طلباء کے بارہ میں سارا ریکارڈ ہو کہ کتنے طلباء ہیں، کتنے ہائی سکول میں جاتے ہیں اور پھر ڈراپ کر جاتے ہیں۔ کیوں سکول چھوڑتے ہیں، کیا وجہ ہے۔ یہ سب باتیں آپ کے علم میں ہونی چاہئیں۔ پھر جو طلباء یونیورسٹی جارہے ہیں ان کا جماعت سے تعلق، تعاون کیسا ہے یا یونیورسٹی میں جاکر جماعتی تعلق اور رابطہ کم تو نہیں ہوگیا۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹی میں ہمارے جو طلباء پڑھتے ہیں۔ وہ وہاں جاکر سیمینار آرگنائز کریں۔ اس سے بھی تعلق بڑھتا ہے اور دعوت الی اللہ کے لئے راستہ کھلتا ہے۔ طلباء اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ایسے پروگرام کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو سکول کے بعد یونیورسٹی نہیں جاسکتے تو کیا ان کا کوئی مالی مسئلہ ہے۔ اگر ذہین طالبعلم ہے اور مالی مسئلہ ہے تو پھر یہ مالی کمی اس کی تعلیم کی راہ میں روک نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس محاسب اور تعلیم القرآن کے شعبے نہیں ہیں، یہ بھی بنائیں۔ جن خدام کو پڑھنا نہیں آتا ان کی کلاسز لگائیں۔ فرمایا ان کو ابتدائی تعلیم دیں کہ احمدیت کیا ہے۔ اسلام کیا چیز ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ کیا ہے۔ نمازیں پڑھنی کتنی ضروری ہیں۔ قرآن پڑھنا کتنا ضروری ہے۔ اسی طرح اپنی عاملہ کا بھی جائزہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کتب جو ترجمہ ہوچکی ہیں خدام کو دیں۔

حضور انور نے امیر صاحب جزائر فجی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کا حساب علیحدہ ہونا چاہئے۔ آپ کے جماعتی اکاؤنٹ میں ان کا چندہ بطور امانت رہے۔ ان کے اپنے چندے اور اخراجات کا حساب رکھنا ان کا اپنا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کے سیکرٹری مال کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ذیلی تنظیموں کا چندہ بھی وصول کرے۔ خدام کا سیکرٹری مال اپنا چندہ لے گا۔ اسی طرح انصار اپنا چندہ لیں گے اور لجنہ کی سیکرٹری مال اپنا چندہ وصول کرے گی۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیکرٹریان کی سیکنڈ لائن اور تھرڈ لائن بھی تیار کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ آپ کی تنظیم اس لئے بنائی گئی تھی کہ آپ فعال (Active) ہوں۔ اگر سب ذیلی تنظیمیں فعال (Active) ہوجائیں تو جماعت بہت ترقی کرے گی۔

حضور انور نے فرمایا سب سے پہلے عاملہ کے ممبران اپنا جائزہ لیں۔ نمازوں کی عادت ڈالیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ہونی چاہئے۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا افسر بن کر کام نہیں ہوگا بلکہ ایک مزدور بن کر کام کرنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اپنی مجالس کا دورہ کیا کریں۔ سال میں ہر مجلس کے تین دورے آپ کے ہونے چاہئیں۔ اگر خود نہیں جاسکتے تو اپنے نائب صدر کو بھجوایا کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ فجی کی یہ میٹنگ ایک بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوئی۔ میٹنگ کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاملہ کے ممبران کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ایک بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت فضل عمر صووا میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فجی Fiji کے ہمسایہ ممالک Tuvalu،

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

عاشقانِ مسیح موعود علیہ السلام

(سہیل احمد ثاقب بسرا۔ ربوہ)

(دوسری اور آخری قسط)

دامن تھام لیا

حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ کا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام سے عشق کا خاص تعلق تھا۔ حضرت مسیحِ موعودؑ کا ذکر کرتے تو آنکھیں ڈبڈبا آتیں۔ ایک موقعہ پر مسجد اقصیٰ میں جلسہ تھا۔ حضور کے پاس بڑی مشکل سے پہنچے۔ لوگوں کا باہر بھی ہجوم تھا۔ حضرت عرفانی صاحبؓ نے کہا باہر بھی لوگ حضرت صاحب کی زیارت کے لئے بے تاب و بے قرار ہیں۔ منشی صاحب کو گمان ہوا ہوگا شاید حضور باہر تشریف لے جائیں دامن تھام لیا۔ حضور نے دیکھا تو تبسم فرمایا۔ نہایت محبت بھرے الفاظ میں فرمایا: منشی جی مَیں وہاں نہیں جاتا۔

عقل و فکر کے آداب کچھ ہوں عشق کے انداز نرالے ہوتے ہیں۔ زبانوں پر پہرے بٹھادیئے جائیں تو پیازی اشک غمازی کرتے ہیں۔ ہاتھ باندھ دیئے جائیں تو کپکپاتے ہونٹ اظہار کرتے ہیں۔

میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی ذات سے عشق تھا، ایسا عشق جو نورِ ایمان اور نورِ فراست سے لبریز تھا۔ اس عشق و محبت کی ادنیٰ جھلک حضرت مفتی صاحبؓ کے بیان فرمودہ اس واقعہ سے بخوبی عیاں ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"ابتدائی ایام میں جب کہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ہنوز لاہور میں طالب علم تھے اور رخصتوں پر کبھی کبھی قادیان آجاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر احباب کی مجلس میں آپ نے نہایت محبت بھرے انداز میں فرمایا: "معلوم نہیں حضرت صاحب مجھے پہچانتے بھی ہیں یا نہیں۔" اتفاق سے اس وقت حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ بھی تشریف لے آئے تو حافظ حامد علی صاحبؓ نے حضور سے عرض کی کہ "حضور مجھے آٹا پسوانے لے جانا ہے میرے ساتھ دوسرا آدمی جائے تو بہتر ہے۔" اس پر حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی صاحب کا بازو پکڑ کر حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا: "میاں شیر علی کو ساتھ لے جاؤ۔"

یہ فقرہ سن کر حضرت مولوی صاحبؓ کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ اور اس امر کا بار بار ذکر کرتے کہ حضرت صاحب مجھے پہچانتے بھی ہیں اور میرا نام بھی جانتے ہیں۔

(سیرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 40-41)

یادِ محبوب

ماسٹر صوفی نذیر احمد صاحب رحمانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جمعرات کے دن میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو دیکھا کہ آپ مسجد اقصیٰ کے پرانے حصہ کے ایک ستون سے بازو کا سہارا لئے کافی دیر تک اشکبار رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے درد سے آنسو خود بخود بے اختیاری کے عالم میں گرتے جارہے ہیں۔ دوسرے روز جمعہ کے دن حضرت مولوی صاحبؓ نے خود ہی اپنے اس طرح رونے کی وجہ بیان فرمائی کہ ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کو اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھا تھا مجھے اس زمانہ کی یاد نے تڑپا دیا اور ضبط نہ کرسکا۔ اس لئے آبدیدہ ہوگیا۔"

(سیرت مولانا شیر علی صاحبؓ صفحہ 133)

گل یار دی چلے

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے عشاق اپنے حبیب کے ذکر میں اس قدر مشغول رہتے کہ کھانے پینے تک کا خیال نہ رہتا۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اپنے والدِ گرامی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کی ملاقاتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ اولین صحابہ میں سے تھے اور والد صاحب کے یکرنگ دوست تھے۔ بعض دفعہ ملاقات کے لئے کپورتھلہ آجاتے اور پھر دونوں بیٹھ کر ذکر حبیب میں محو ہوجاتے اور ایک دوسرے کو حالات سناتے اور سنتے۔ پرانی باتیں تازہ کرتے۔ اور اس ذکر و گفتگو میں ایسے محو ہوجاتے کہ نہ کھانا کھانے کے وقت کا خیال رہتا نہ کسی اور بات کا۔ کبھی آبدیدہ ہوجاتے کبھی زاروقطار روتے۔ اور کبھی بعض باتوں کو یاد کرکے ہنستے اور خوش ہوتے۔ یہ عجیب پُرکیف نظارہ ہوتا"۔

(اصحاب احمد، جلد نمبر 4، صفحہ 18)

محبوب ایک ہی ہونا چاہئے

حضرت منشی اروڑے خانصاحبؓ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی خدمت میں جب آتے حضور کے لئے کوئی نیا تحفہ لاتے۔ بعض دفعہ ٹانگہ سے اترتے سیدھے ڈیوڑھی پر پہنچتے۔ حضور سے ملاقات کرتے۔ اسی وقت واپس لوٹتے۔ حضور فرماتے: منشی جی! اتنی جلدی؟ عرض کرتے بس زیارت کے لئے آیا تھا۔ اور یہ شعر حضرت اقدس کا پڑھا کرتے ؎

ذاتِ پاکت بس است یار یکے
دل یکے جان یکے نگار یکے

تیری ذاتِ پاک کا ہمارے لئے دوست ہونا ہی کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے جان بھی ایک ہے اس لئے محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔

(الفضل یکم ؍نومبر 1919ء)

جب آتے حضور کے پاؤں سے لپٹ جاتے۔ پاؤں دبانے لگ جاتے۔ بعض دفعہ یونہی آپ نے ہاتھ بڑھایا حضور نے پیر آگے کردیئے۔ قادیان آتے تو شور مچ جاتا منشی جی آگئے۔ اکثر صاحبزادگان مسیحِ پاک کو قاصد بناتے۔ ایک دفعہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو بھجوایا وہ بچے تھے۔ حضور کا دامن پکڑ کر باہر لے آئے۔ حضور نے ہنس کر فرمایا آپ کے پیادے سخت ہیں۔

"مَیں نے مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہوسکتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان فرماتے ہیں:

منشی اروڑے خان صاحب مرحومؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا تم ہمیشہ ہی تبلیغ کرتے رہتے ہو فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں تم بھی چلو اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی اروڑے خاں صاحب مرحوم کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ دوران ملازمت میں ہی انہیں پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی۔ وہ کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا تو مَیں نے کہا اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیئے۔ جب تقریر کرکے وہ بیٹھ گئے تو منشی اروڑے خانصاحبؓ سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں ان دلائل کا کیا جواب ہے؟۔ منشی اروڑے خانصاحب فرماتے تھے۔ مَیں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں اور مَیں اَن پڑھ آدمی ہوں ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا۔ مَیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ مَیں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے۔ وہ جھوٹے نہیں ہوسکتے"۔

(خطبہ فرمودہ 22؍ اگست 1941ء)

"چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی (حضرت منشی اروڑے خاں صاحبؓ) کی محبت کا یہ نقشہ مجھے کبھی نہیں بھولتا جو گو انہوں نے مجھے خود ہی سنایا تھا۔ مگر میری آنکھوں کے سامنے وہ یوں پھرتا رہتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں بھی وہاں موجود تھا۔

انہوں نے سنایا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ ہم نے عرض کیا کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ حضرت مسیحِ موعودؑ نے وعدہ فرمالیا کہ جب فرصت ملی تو آجاؤں گا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک دن کپورتھلہ میں مَیں ایک دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شدید ترین دشمن اڈے کی طرف سے آیا۔ اور مجھے کہنے لگا۔ "تمہارا مرزا کپورتھلے آگیا ہے"۔ معلوم ہوتا ہے حضرت مسیحِ موعودؑ کو جب رخصت ملی تو وہ اطلاع دینے کا وقت نہ تھا اس لئے آپ بغیر اطلاع دیئے ہی چل پڑے۔ منشی اروڑے خانصاحب نے یہ خبر سنی تو وہ جلدی سے ننگے سر اور ننگے پاؤں اڈے کی طرف بھاگے۔ مگر چونکہ خبر دینے والا شدید ترین مخالف تھا اور ہمیشہ احمدیوں سے تمسخر کرتا رہتا تھا ان کا بیان تھا کہ تھوڑی دُور جاکر مجھے خیال آیا کہ یہ بڑا خبیث دشمن ہے اس نے ضرور ہم سے ہنسی کی ہوگی۔ چنانچہ مجھ پر جنون سا طاری ہوگیا اور یہ خیال کرکے نہ معلوم حضرت مسیحِ موعودؑ آئے بھی ہیں یا نہیں مَیں کھڑا ہوگیا اور اسے بے تحاشا برا بھلا کہنا شروع کردیا۔ کہ تو بڑا خبیث اور بدمعاش ہے۔ تُو کبھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اور ہمیشہ ہنسی کرتا رہتا ہے۔ بھلا ہماری قسمت کہاں کہ حضرت صاحب کپورتھلہ تشریف لائیں۔ وہ کہنے لگا آپ ناراض نہ ہوں اور جاکر دیکھ لیں مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ کہا تو مَیں دوڑ پڑا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اس نے ضرور مجھ سے دھوکا کیا ہے۔ چنانچہ پھر مَیں اسے کوسنے لگا کہ تو بڑا جھوٹا ہے ہمیشہ مجھ سے مذاق کرتا رہتا ہے۔ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حضرت مسیحِ موعودؑ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ مگر اس نے پھر کہا کہ منشی صاحب وقت ضائع نہ کریں مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ پھر اس خیال سے کہ شاید آہی گئے ہوں۔ مَیں دوڑ پڑا مگر پھر یہ خیال آجاتا کہ کہیں اس نے دھوکا ہی نہ دیا ہو۔ چنانچہ پھر اسے ڈانٹا۔ آخر وہ کہنے لگا مجھے برا بھلا نہ کہو اور جاکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو واقعہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں۔ غرض مَیں کبھی دوڑتا اور کبھی یہ خیال کرکے کہ مجھ سے مذاق ہی نہ کیا گیا ہو ٹھہر جاتا میری یہی حالت تھی کہ مَیں نے سامنے کی طرف جو دیکھا تو حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے تھے"۔

اب یہ والہانہ محبت اور عشق کا رنگ کتنے لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے یقیناً بہت ہی کم لوگوں کے دلوں میں'۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ، 22؍ اگست 1941ء)

حضورؑ کو نعلین مبارک پہنانے کی سعادت

حضرت فتح محمد صاحب سیالؓ صاحب بیان کرتے ہیں:

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاشقانہ محبت تھی۔ جب دوسرے گریجویٹ اور صاحبِ حیثیت لوگ حضور کی آمد پر بیٹھے رہتے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کا یہ معمول تھا کہ آپ ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت کا موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ چنانچہ میں نے خاص طور پر اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ جب حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت مولوی صاحب اس عشق و محبت سے معمور دل کے ساتھ آگے بڑھ کر حضور کا جوتا اٹھالیتے اور نماز سے فراغت کے بعد جب حضور رخصت ہونے لگتے تو حضور کو جوتا پہنانے میں ایک سرور کی کیفیت محسوس کرتے۔ حضور کے ساتھ حضرت مولوی صاحبؓ کے اس گہرے روحانی تعلق کا راز ایک دفعہ بذریعہ رؤیا مجھ پر واضح کیا گیا۔

1935ء میں مجھے رؤیا میں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور کی شکل مجھے بالکل حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کی طرح نظر آئی۔ البتہ حضورؑ کا قد اس وقت اتنا لمبا تھا کہ جب مَیں نے معانقہ کیا تو میرا سر حضورؑ کے پیٹ کے برابر آیا۔ مَیں نے دعا کے لئے عرض کیا تو حضور خاموش رہے۔ اس سے مجھے گھبراہٹ سی محسوس ہوئی اور میں نے جھک کر اور حضور کے گھٹنوں کو چھو کر جب دوبارہ دعا کے لئے عرض کیا تو حضور نے فرمایا "جنگل کے برہمنوں کو بھلانا نہیں"۔ یعنی دیہات میں جو غریب اور مفلوک الحال لوگ رہتے ہیں ان کی ضروریات سے لاپرواہی نہیں برتنی۔ گویا دعا کے لئے یہ شرط تھی۔ برہمن کے لفظ کے معنی عباد اللہ ہیں۔ یعنی اللہ والے۔ یہ رؤیاء کے عجائبات میں سے ہے کہ رؤیا میں حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کی ظاہری شکل حضرت مولوی صاحب سے مشابہ تھی لیکن مَیں خواب میں اسے حضرت مسیحِ موعودؑ کی زیارت ہی سمجھتا ہوں۔

حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب کو چونکہ حضرت مسیحِ موعودؑ سے بے انتہا محبت تھی اس لئے یہ رؤیا اس تعلق کا آئینہ دار تھا۔

نارِ عشق کی بھڑک

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ جو حضرت مصلح موعودؓ کے معالج خاص تھے حضرت مسیحِ موعودؑ کے مخلصین میں سے تھے۔ آپ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے

الفضل خود بھی پڑھیئے اور اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

شوقِ دیدار کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"جب میری عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو میرے دل کو شوقِ دیدارِ یار نے پکڑ لیا اور مولیٰ کے حضور گریہ و بکا کرنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کی تو کچھ دنوں بعد رؤیا ہوئی۔

"میں دیکھتا ہوں کہ اپنی مسجد کے حجرے میں لیٹا ہوا ہوں اور وہ ماہ خوباں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہے۔ نظر پڑتے ہی فرطِ محبت سے چارپائی سے اُٹھ کر اپنے شفیق اور مہربان، ماں باپ سے بھی زیادہ پیارے باپ کو لپٹ جاتا ہوں اور اس طرح پر اعلیٰ لذات اور تسکین حاصل کرتا ہوں۔"

اس پاک اور سچی رؤیا کو دیکھے ابھی ایک دو ماہ ہی گزرے تھے کہ اگست 1905ء میں مجھے قادیان جانا اور پہلی مرتبہ پیارے آقا کی زیارت کرنا، حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنا اور پاؤں دبانے کی عزت حاصل کرنا اور دس روز تک وہاں قیام کرنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ کوئی دعا نہ تھی بلکہ نارِ عشق کی بھڑک تھی جس نے اس قدر اثر دکھایا کہ مجھ ناچیز وفادار کو کوچہ یار میں پہنچا دیا۔

(اصحاب احمد جلد نمبر 8، صفحہ 87,86)

حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں

حضرت معین الدین صاحبؓ کی فدائیت کا ایک اور واقعہ حضرت عرفانی صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیے:۔

"حضرت حافظ معین الدین صاحبؓ اس فدائیت میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کا معمول تھا کہ ہر روز بلا ناغہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گھنٹوں آپ کی چاپی کرتے رہتے۔ چونکہ کثرتِ کام اور قلّتِ آرام کی وجہ سے ایک کوفت ہو جانا لازمی امر ہے۔ اگرچہ حضرت صاحب کبھی اس کو عام طور پر محسوس نہ فرماتے مگر کوفت ہو جاتی تھی اور اس کے ساتھ ہی آپ عام طور پر بیمار بھی رہتے تھے۔ گو دوسرے آدمی اس کو نہ سمجھ سکیں اس لئے حافظ صاحب نے اپنا معمول قرار دیا تھا کہ آپ کی خدمت کے لئے جا پہنچتے۔ بارش ہو، آندھی ہو، خود حافظ صاحب معمولی طور پر بیمار ہوں، مگر جاتے اور ضرور جاتے اور اس سے غافل نہ ہوتے۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حافظ صاحب سے کہا کہ حافظ! کوئی شعر یاد ہو تو سناؤ۔ حافظ صاحب نہ تو شاعر تھے اور نہ کوئی خوشگوار آواز۔ مگر یہ محسوس کر کے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کچھ پنجابی کے پُرانے بیت سُناتے رہے۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ ہدایت اللہ شاعر کے کچھ شعر مَیں نے سُنائے۔ اب حافظ صاحب کا معمول ہو گیا کہ جہاں چاپی کرتے وہاں کچھ شعر بھی سُناتے اور حضرت صاحب خاموش رہتے۔ حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اب اُن کے اس شوق نے ترقی کی اور ہر روز کچھ نہ کچھ شعر حفظ کرتے۔ کبھی دیوان حافظ کے شعر صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب کے پاس جا کر یاد کرتے۔ ایک مرتبہ میرے پاس بھی آئے کہ کچھ شعر بتاؤ۔ مَیں نے جب وجہ پوچھی تو کس محبت اور سُرور سے فرمایا کہ مَیں جب پڑھتا ہوں تو حضرت صاحب خوش ہوتے ہیں۔"

(اصحاب احمد جلد نمبر 13، صفحہ 298,297)

'پاۓ مائیں پا'

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں تصوف کا رنگ تھا۔ بہت بڑے عالم ہونے کے باوصف بڑے متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ سیدنا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے عشق میں بالکل گداز تھے اور حضور سے اپنے تعلق کو فدائیت اور جاںنثاری کے لحاظ سے اس معیار تک لے گئے تھے جو مخلص صحابہؓ کا آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس سے تھا۔ حضرت اقدس سیر کے بعد جب واپس گھر کی طرف آتے تو آپ آگے بڑھ کر حضور کی نعلین مبارک اپنے کندھے والی چادر سے صاف کر دیتے۔ مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی سنایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کا اخلاص جنون کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ ۱۹۰۴ء میں حضرت اقدس جب سیالکوٹ تشریف لائے تو مولوی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضور علیہ السلام ایک مرتبہ وہاں خدام کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے کہ کسی عورت نے کھڑکی سے حضور پر راکھ ڈالی۔ حضور آگے نکل چکے تھے اس لئے راکھ مولوی صاحب پر پڑی۔ اس بظاہر ذلیل کرنے والے فعل سے مولوی صاحب کی روح وجد میں آ گئی اور انہوں نے محویت کے عالم میں پنجابی میں کہا "پاۓ مائیں پا"۔ یعنی اے محترمہ! اور راکھ ڈال تا حق کے راستہ میں اس قسم کے سلوک سے میں پوری طرح لطف اندوز ہو سکوں۔

ہمارا پیارا

مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایک ذاتی مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

1928ء یا 1929ء میں مَیں کشمیر گیا۔ سری نگر میں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا۔ ایک روز انہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے کچھ واقعات سنائے اور آخر پر بتایا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے وصال کی اطلاع ملی تو یقین نہ آتا تھا کہ وہ ہمارا پیارا ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ بس اتنا کہا تھا اور بچوں کی طرح چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ نہایت بے قابو ہو کر اسی طرح کچھ دیر تک روتے رہے۔

ذکرُ الحبیب

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ صبح کے چار بجے تھے گلابی موسم تھا خاکسار اور منشی محمد خانصاحب مرحوم عاشقِ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام اور منشی ظفر احمد صاحب ساکنان کپورتھلہ اور حافظ احمد اللہ خان صاحب ناگپوری ویشوری اور دیگر تین اصحاب مسجد میں بیٹھے تسبیح و تہلیل اور درود و استغفار میں مشغول تھے۔ کسی نے اذان خوش الحانی سے دی۔ جب وہ اذان ختم کر چکا تو میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا تو مَیں نے آہستہ آہستہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے اشعار خوش الحانی سے پڑھنے شروع کئے تو عاشقِ مسیح موعود علیہ السلام نے زور سے پڑھنے کے لئے فرمایا۔ چونکہ مرحوم کا اور میرا گہرا تعلق تھا اور ساتھ ہی بے تکلفی تھی ان کے ذوقِ قلبی پر فرمانے پر میں نے وہی دو اشعار زور سے پڑھے اور وہ اشعار یہ ہیں۔

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
مے درخشم چوں قمر تابم چو قرصِ آفتاب
کور چشم آناں کہ در انکار ہا افتادہ اند
بشنوید اے طالباں کز غیب بکنند ایں ندا
مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند

حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم جو بڑے مخلص احمدی تھے اور رات دن حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی خدمت اور کاروبار کے لئے مستعد اور کمربستہ بڑے شوق سے رہتے تھے آ گئے............ جب دوسرا شعر پڑھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیت الفکر کی دریچی یعنی کھڑکی سے چہرہ منور اور چمکتا ہوا نکالا اور دستِ مبارک میں لالٹین روشن شدہ تھی اور ایک لیمپ مسجد میں روشن تھا۔ اللہ اکبر اس وقت کا منظر کیا ہی مبارک اور دلکش تھا۔ عین بعین دوسرے شعر کے مصرعہ اول کے مطابق تھا۔

مے درخشم چوں قمر تابم چو قرصِ آفتاب

آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ محمد خان مرحوم پر تو وجد کی حالت طاری ہو گئی اور ہم سب پر ایک عجیب حالت طاری تھی۔ ایک طرف استیلائے محبت اور ایک طرف استغراق محو کا نظارہ۔ مَیں خاموش ہو رہا۔ آپ بیٹھ گئے۔ فرمایا صاحبزادہ صاحب چپ کیوں ہو گئے پڑھو۔ پھر مَیں نے بقیہ اشعار کو پڑھا۔ آپ سن کر بہت محظوظ ہوئے اور فرمایا: جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اس کے بعد نماز ادا کی۔

(اصحاب احمد جلد نمبر 4 صفحہ 39)

پروانے

کپورتھلہ کی جماعت میں تین بزرگ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں' حضرت میاں محمد خاں صاحبؓ، حضرت منشی اروڑے خانصاحبؓ اور حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ۔ یہ تینوں بزرگ حقیقتاً شمعِ مسیحی کے جاںنثار پروانے تھے جن کی زندگی کا مقصد اس شمع کے گرد گھوم کر جان دینا تھا۔ ان ہی بزرگوں کی بابت حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحبؓ بیان کرتے ہیں:۔

"میں مبالغہ سے نہیں کہتا بلکہ ایک حقیقت بیان کرتا ہوں کہ میرے الفاظ کو وہ پیمانہ میسر نہیں ہے جن سے ان بزرگوں کی محبت کو ناپا جا سکے۔ مگر ایک ادنیٰ مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ جس طرح ایک عمدہ اسفنج کا ٹکڑا پانی کو جذب کر کے پانی کے قطروں سے اس طرح بھر جاتا ہے کہ اسفنج اور پانی میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا اور نہیں کہہ سکتے کہ کہاں پانی ہے اور کہاں اسفنج۔ اس طرح ان پاک نفس بزرگوں کا دل بلکہ ان کے جسموں کا رواں رواں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت سے لبریز تھا۔ مجھے خوب یاد ہے اور اس واقعہ کو کبھی بھلا نہیں سکتا کہ جب ۱۹۱۶ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانیٔ سلسلہ کے کسی پرانے صحابی سے ملایا جائے۔ اس وقت منشی اروڑے خان صاحبؓ مرحوم قادیان میں تھے مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحوم کے ساتھ مسجد مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے رسمی گفتگو کے بعد دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا مگر مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص مَیں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی مَیں تو ان کے مونہہ کا بھوکا ہوں۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اور ان کے چہرہ کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔ اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا ہے اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں" اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے۔"

(اصحاب احمد جلد نمبر 4 صفحہ 64-65)

دونوں طرف آگ

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے اصحاب کا یہ حال تھا کہ آخری دم تک اپنے معشوق کے دیدار کو ترستے رہتے اور جس طرح بھی بن پڑے معشوق کو دیکھنا چاہتے تھے۔ قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ اپنے والدِ محترم حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ کے آخری ایام کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔:۔

"میرے والد صاحبؓ 12/مئی 1904ء کو فوت ہوئے۔ حضرت اقدس ان ایام میں گورداسپور جایا کرتے تھے۔ میرے والد صاحب اس وقت اس کمرے میں جہاں اب میاں مولا بخش صاحب کی دکان ہے بیمار پڑے تھے۔ اس وقت وہاں مدرسہ کی ایک کلاس ہوتی تھی۔ ان ایام میں مدرسہ میں رخصتیں تھیں۔ والد صاحب کا دل چاہتا تھا کہ جب حضور اس گلی سے گزریں تو مَیں ان کو دیکھوں۔ چنانچہ جب حضور گزرے تو ایک کھڑکی کھلی تھی۔ اس میں سے انہوں نے مشکل سے حضرت صاحب کو دیکھا۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت صاحب واپس تشریف لائے تو ایک دن وہ گھر میں بیٹھے ہوئے کچھ تحریر فرما رہے تھے۔ اس وقت میری ہمشیرہ نے والد صاحب کی اس خواہش کا ذکر کر دیا۔ اس پر فرمایا اگر وہ مجھے کہتے تو مَیں ضرور آتا حضور کو اس وقت بڑی تکلیف ہوئی اور اس وقت تحریر لکھنی بند کر دی۔ اور پھر ٹہلتے رہے۔"

(اصحاب احمد جلد نمبر 6، صفحہ 53-54)

نہ صرف عاشق معشوق کے لئے تڑپتا تھا بلکہ معشوق بھی اپنے عاشق کے لئے گراں قدر جذبات رکھتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی تھی۔

آخر پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس پیش ہے:۔

"پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے نقشِ قدم پر جماعت کے دوستوں کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہنے والے کہیں گے کہ یہ شرک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ جنون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ پاگل پن کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پاگل وہی ہے جس نے اس رستہ کو نہیں پایا اور اس شخص سے عقلمند کوئی نہیں جس نے عشق کے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کو پا لیا اور جس نے محبت میں محو ہو کر اپنے آپ کو ان کے ساتھ وابستہ کر لیا۔ اب اسے خدا سے اور خدا کو اس سے کوئی جدا نہیں کر سکتا کیونکہ عشق کی گرمی دونوں کو آپس میں اس طرح ملا دیتی ہے جس طرح ویلڈنگ کیا جاتا ہے اور دو چیزوں کو جوڑ کر آپس میں بالکل پیوست کر دیا جاتا ہے۔ مگر وہ جسے محض فلسفیانہ ایمان حاصل ہوتا ہے اس کا خدا سے ایسا ہی جوڑ ہوتا ہے جیسے قلعی کا ٹانکا ہوتا ہے کہ ذرا گرمی لگے تو ٹوٹ جاتا ہے مگر جب ویلڈنگ ہو جاتا ہے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کسی چیز کا جزو ہو۔ پس اپنے اندر عشق پیدا کرو اور وہ راہ اختیار کرو جو ان لوگوں نے کی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22/ اگست 1941ء)

خطبہ جمعہ

جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ حسد، بدگمانی، بدظنی اور دوسرے پر عیب لگانے اور جھوٹ ایسی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے مہم چلائی جائے۔

اگر معاشرے سے گند ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا چاہتے ہیں تو یہ تمام برائیاں ایسی ہیں کہ ان کو اپنے دلوں سے نکالیں۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 26 رمئی 2006ء بمطابق 26 رہجرت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

بعض لوگ بعض دوسرے لوگوں سے کسی ناراضگی یا کسی غلط فہمی یا بدظنی کی وجہ سے اس حد تک اپنے دلوں میں کینے پالنے لگ جاتے ہیں کہ دوسرے شخص کا مقام اَوروں کی نظر میں گرانے کے لئے، معاشرے میں انہیں ذلیل کرنے کے لئے، رسوا کرنے کے لئے۔ ان کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرکے پھر اس کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں اور اس بات سے بھی دریغ نہیں کرتے کہ یہ من گھڑت اور جھوٹی باتیں مجھے پہنچائیں تاکہ اگر کوئی کارکن یا اچھا کام کرنے والا ہے تو اس کو میری نظروں میں گرا سکیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ بڑے اعتماد سے بعض لوگوں کے نام گواہوں کے طور پر بھی پیش کر دیتے ہیں اور جب ان گواہوں سے پوچھو، گواہی لو، تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ گواہ بیچارے کے فرشتوں کو بھی علم نہیں کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا بھی ہے یا نہیں جس کی گواہی ڈلوانے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ مجھے مجبور کیا جاتا ہے کہ مَیں ان جھوٹی باتوں پر یقین کر کے جس کے خلاف شکایت کی گئی ہے ضرور اسے سزا بھی دوں۔ گویا یہ شکایت نہیں ہوتی ایک طرح کا حکم ہوتا ہے۔ بہت سی شکایات درست بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اکثر جو ذاتی نوعیت کی شکایات ہوتی ہیں وہ اس بات پر زور دیتے ہوئے آتی ہیں کہ فلاں فلاں شخص مجرم ہے اور اس کو فوری پکڑیں۔ ان باتوں پر مَیں خود بھی کھٹکتا ہوں کہ یہ شکایت کرنے والے خود ہی کہیں غلطی کرنے والے تو نہیں، اس کے پیچھے دوسرے شخص کے خلاف کہیں حسد تو کام نہیں کر رہا۔ اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ حسد کی وجہ سے یہ کوشش کی جا رہی ہوتی ہے کہ دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے۔ یہ حسد بھی اکثر احساس کمتری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال کے دل میں نہ رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ خدا جھوٹے اور حاسد کی مدد نہیں کرتا۔ اور حسد کی وجہ سے یا بدظنی کی وجہ سے دوسرے پر الزام لگانے میں بعض لوگ اس حد تک گر جاتے ہیں کہ اپنی عزت کا بھی خیال نہیں رکھتے۔ آج کل کے معاشرے میں یہ چیزیں عام ہیں اور خاص طور پر ہمارے برصغیر پاک و ہند کے معاشرے میں تو یہ اور بھی زیادہ عام چیز ہے۔ اور اس بات پر بھی حیرت ہوتی ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی بعض دفعہ ایسی گھٹیا سوچ رکھ رہے ہوتے ہیں اور دنیا میں یہ لوگ کہیں بھی چلے جائیں اپنے اس گندے کیریکٹر کی کبھی اصلاح نہیں کر سکتے یا کرنا نہیں چاہتے۔

اور آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے گھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ترک کیا تھا بعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہئے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔ اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے۔

کچھ عرصہ ہوا ہر برائی کو لے کر مَیں نے ایک ایک خطبہ بڑی تفصیل سے اس بارے میں دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اچھے نتائج بھی نکلے تھے لیکن انسان کی فطرت ہے کہ اگر بار بار یاددہانی نہ کرائی جائے تو بھول جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فَذَكِّرْ کا حکم دیا ہے۔ اس یاددہانی سے جگالی کرنے کا بھی موقع ملتا رہتا ہے اور بہت سے ایسے ہیں جن کو اگر اصلاح کے لئے ذرا سی توجہ دلا دی جائے تو اصلاح کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ان کو صرف ہلکی سی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہاں بعض ایسے بھی ہیں جو کوئی نصیحت سن کر یا کوئی خطبہ سن کر جو کبھی مَیں نے کسی خاص موضوع پر دیا یہ کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں نہیں بلکہ فلاں کے بارے میں ہے اور پھر بڑی ڈھٹائی سے خطبے کا حوالہ دے کر مجھے بھی لکھتے ہیں کہ آپ نے فلاں خطبہ دیا تھا اس کے حوالے سے مَیں آپ کو لکھ رہا ہوں کہ فلاں عہدیدار یا فلاں احمدی ان حرکتوں میں ملوث ہے، ان برائیوں میں گھرا ہوا ہے اس کی اصلاح کی طرف آپ توجہ دیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اگر تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ اس برائی میں وہ شکایت کنندہ خود گرفتار ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ جب بھی کوئی نصیحت سنے یا خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملے میں توجہ دلائی جائے تو سب سے پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔ اگر اپنی اصلاح کرنی چاہتے ہیں، اگر معاشرے سے گند ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا چاہتے ہیں تو یہ تمام برائیاں ایسی ہیں۔ ان کو اپنے دلوں سے نکالیں۔ اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ پس یہ اہم بیماریاں ہیں جو انسان کے اپنے اندر سے بھی روحانیت ختم کرتی ہیں اور پھر شیطانیت کی دلدل میں دھکیل دیتی ہیں اور معاشرے کا امن و سکون بھی برباد کرتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ کتاب میں ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ ایک مومن ہر لحہ پاکیزگی اور روحانیت میں ترقی کرتا چلا جائے۔

اس مقصد کے لئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تاکہ روحانیت میں ترقی کی طرف ہمیں لے کر چلیں اور ایک احمدی نے آپؑ سے عہد بیعت باندھا ہے۔ اگر اس عہد بیعت کے بعد بھی برائیوں میں مبتلا رہے اور معاشرے میں فتنہ و فساد پیدا کرتے رہے تو پھر اس عہد بیعت کا کیا فائدہ ہے۔ پس ہر ایک کو پہلے اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے، نیکی کے جو احکامات ہیں ان کی جگالی کرتے رہنا چاہئے اور جب اپنے آپ کو ہر طرح سے پاک و صاف پائیں تو پھر دوسرے پر الزام لگانا چاہئے۔

اب ان برائیوں کے بارے میں ذرا تفصیل سے کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے مَیں حسد کو لیتا ہوں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الحسد و ابن ماجه ابواب الزهد باب الحسد)

تو اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور جیسا کہ اس حدیث میں جو مَیں نے پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہو سکتی ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان آگ میں داخل نہیں ہوگا جس نے کسی کافر کو مارا ہوگا اور پھر میانہ روی اختیار کی ہو اور مومن کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں پڑی ہوئی غبار اور جہنم کی پیپ دونوں جمع نہیں ہوں گے اور نہ کسی شخص میں ایمان اور حسد جمع ہو سکتا ہے۔''

(سنن نسائی، کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل الله علی قدمه)

یعنی اس موجودہ زمانے کے لئے اصل میں بعد والی دونوں چیزیں ہیں۔ یعنی حسد کرنے والے کی حالت ایسی ہے جیسے جہنم کی پیپ پینے والے کی۔ اللہ تعالیٰ پر جو ایک مومن کا ایمان ہے، حسد اس کو ضائع کرنے کا بھی باعث بنتا ہے۔ یا حسد کرنا جو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جہنم میں لے جانے والی چیز ہے۔ پس یہ انتہائی خوف کا مقام ہے۔ یہ حسد کرنے والے دوسرے کو عارضی اور وقتی طور پر جو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تو مداوا ہو جاتا ہے لیکن یہ اس حسد کی وجہ سے اپنے ایمان کو ضائع کرکے پھر جہنم اپنے اوپر سہیڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کی ترقی دیکھ کر، کسی کا خلافت کے ساتھ زیادہ قرب دیکھ کر، کسی پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش دیکھ کر حسد کرنے کی بجائے اس پر رشک کرنا چاہئے اور خود وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے کون افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مخموم القلب اور صدوق اللسان۔ اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہمیں صدوق اللسان کا تو علم ہے۔ یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک وصاف دل جس میں کوئی گناہ، کوئی کجی اور کوئی بغض، کینہ اور حسد نہ ہو۔ (سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الورع و التقویٰ)

پس ایک سچے مسلمان کی نشانی، ایک سچے احمدی کی نشانی اور اس کا مقام یہ ہے کہ مخموم القلب بننے کی کوشش کرے۔ گناہوں سے بچے، اپنے دل کے ٹیڑھے پن کو دور کرے، بغض، کینہ اور حسد سے بچتے ہوئے اپنے پر جہنم حرام کرے اور اس دنیا میں بھی پُرسکون زندگی کی وجہ سے جنت حاصل کرنے والا ہو اور آخرت میں بھی جنت کا وارث بنے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں گزشتہ اقوام کی حسد اور بغض کی بیماری راہ پا گئی ہے اور یہ مونڈھ کر رکھ دینے والی ہوتی ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈھتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈھ دیتی ہے، مجھے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ اور تم کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں باہمی محبت پیدا نہ کرو اور میں تمہیں اس کا گُر بتاتا ہوں وہ یہ کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسند احمد بن حنبل، مسند الزبیر بن العوام، مجمع الزوائد کتاب الادب باب ما جاء فی السلام و افشائه)

پس یہ بات بھی ہر احمدی کو اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے۔ آپس کے سلام محبت پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ اوپر سے تو سلام کر رہے ہوں اور اندر سے بغض اور کینے اور حسد کی وجہ سے دوسروں کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ شکایت کے جھوٹے پلندوں کی بھرمار ہو رہی ہو۔ اگر دل اس دوعملی سے پاک اور صاف نہیں ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ دل پاک نہیں ہے اور اس میں کامل ایمان بھی نہیں ہے۔

پھر بغیر سوچے سمجھے دوسرے پر عیب لگانے کی عادت ہے، الزام لگانے کی عادت ہے۔ ایسے لوگوں کو جو دوسرے پر عیب لگاتے ہیں خدا تعالیٰ نے فاسق اور ظالم کہا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ ﴿وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُوْلٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (الحجرات:12) اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو، ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔ پس ہر احمدی کو جس نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے اس کو اپنے ایمان کی حفاظت کرنی چاہئے اور اپنے آپ کو اس بُرے نام یعنی فاسق ہونے سے بچانا چاہئے۔ فاسق وہ شخص ہے جو نیکی سے ہٹا ہوا ہو اور بدکار ہو۔ پس کسی دوسرے پر بدکاری کا یا کوئی اور الزام لگانے یا عیب تلاش کرنے کی بجائے، اس کے پیچھے پڑ جانے کی بجائے اور اس وجہ سے خود اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس بات کا مجرم ٹھہرنے کی بجائے، ہر ایک کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے اور اس ظلم سے باز آنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو انسان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر وہ بھول جاتا ہے۔

(الترغیب و الترهیب باب الترهیب من ان یامر بمعروف و ینهی عن المنکر و نهی نفسه)

پس اگر اس سنہری اصول کو ہر ایک یاد رکھے اور اپنے ایمان پر نظر رکھے اور ہر بات اور ہر عمل کرنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ خدا تعالیٰ مجھے جو ہر وقت دیکھنے والا ہے، غیب کا بھی علم رکھتا ہے اور موجود کا بھی علم رکھنے والا ہے، دل کا بھی حال جاننے والا ہے، تو بجائے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کے انسان اپنی عاقبت کی فکر میں انسان لگا رہے گا۔ بشرطیکہ جیسا مَیں نے کہا اللہ کی ذات پر یقین ہو۔ اور مجھے امید ہے کہ ایک احمدی کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے اور مَیں نے دیکھا ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ یاددہانی کرانے پر کئی لوگوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اللہ کرے کہ یہ سب ہوتی رہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدظنی سے بچو، کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے، ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو۔ اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو۔ حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا، اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ یعنی مقام تقویٰ دل ہے اور سب سے بڑا تقویٰ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہے فرمایا ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان کی تین چیزیں، دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا، نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اور اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

پس یہ وہ معیار ہے جو ایک احمدی کو حاصل ہونا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، جس کی اعلیٰ مثال ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی ہے۔ فرمایا کہ عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ یعنی عیب تلاش کروں پھر اس کی مشہوری کروں اور پھر اس کو بدنام کروں اس معاملے میں نہ لگے رہو کیونکہ اس سے معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے، بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ پس ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

یہاں فرمایا کسی عیب کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ اگر کسی میں برائی بھی ہے تب بھی اس کو تلاش نہ کرو۔ کجا یہ کہ جو برائی ہو بھی نہ وہ بھی کسی کی طرف منسوب کر کے پھر اس کو معاشرے میں بدنام کیا جائے۔ ایک احمدی کا تو کام ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کرے جو ایک مسلمان کا فرض ہے نہ کہ اس کو بدنام اور رسوا کرے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ سے اس کے چہرے کی حفاظت فرمائے گا۔ (ترمذی ۔کتاب البر و الصلہ)

پس ہر وقت اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے کتنے گناہ انسان سے سرزد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اگر پکڑنے لگے تو انسان کا تو کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ دوسرے کی عزت کی حفاظت کرے تاکہ اپنے چہرے کو آگ سے بچا سکے ورنہ پتہ نہیں اپنے اعمال اس قابل ہیں بھی کہ نہیں کہ کسی کو جہنم کی آگ سے بچا بھی سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں‘‘۔

(کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد 19صفحہ19)

پس ایسی تہمتیں لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ اگر خدا کے خوف کی کوئی رمق بھی ایسے لوگوں کے دل میں ہے جو دوسروں پر تہمتیں لگا کر ان کا امن و سکون برباد کرتے رہتے ہیں تو وہ توبہ کریں، اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اور پھر سچے دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں اس کو بہت ہی برا قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے ﴿اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ 219 زیر سورۃ الحجرات)

پھر ایک برائی بدگمانی ہے، بدظنی ہے، خود ہی کسی کے بارے میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ فلاں دو آدمی فلاں جگہ بیٹھے تھے اس لئے وہ ضرور کسی سازش کی پلاننگ کر رہے ہوں گے یا کسی برائی میں مبتلا ہوں گے۔ اور پھر اس پر ایک ایسی کہانی گھڑ لی جاتی ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اور پھر اس سے رشتوں میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ دوستوں کے تعلقات میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔ معاشرے میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس برائی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳) کہ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اسی سے ذاتی تعلقات میں بہتری کی بنیاد قائم رہے گی اور اسی سے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ ہو گا۔ بعض لوگ بعض کے بارے میں بدظنیاں صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ذلیل کیا جائے اور دوسروں کی نظروں سے گرایا جائے اور اگر کسی جماعتی عہدیدار سے یا خلیفۂ وقت سے اس کا خاص تعلق ہے تو اس تعلق میں دُوری پیدا کی جائے اور اکثر پیچھے ذاتی عناد ہوتا ہے۔ جب بدظنیاں شروع ہوتی ہیں تو پھر تجسس بھی بڑھتا ہے اور پھر ہر وقت یہ بدظنیاں کرنے والے اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ کسی طرح دوسرے کے نقائص پکڑیں اور اس کی بدنامی کریں۔

ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ محمود غزنوی کا ایک خاص جرنیل تھا۔ بڑا قریبی آدمی تھا۔ اس کا نام ایاز تھا۔ انتہائی وفادار تھا اور اپنی اوقات بھی یاد رکھنے والا تھا۔ اس کو پتہ تھا کہ مَیں کہاں سے اٹھ کر کہاں پہنچا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرنے والا تھا اور بادشاہ کے احسانوں کو بھی یاد رکھنے والا تھا۔ ایک دفعہ ایک معرکے سے واپسی پر جب بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ جا رہا تھا تو اس نے ایک جگہ پڑاؤ کے بعد دیکھا کہ ایاز اپنے دستے کے ساتھ غائب ہے۔ تو اس نے باقی جرنیلوں سے پوچھا کہ وہ کہاں گیا ہے تو اردگرد کے جو دوسرے لوگ خوشامد پسند تھے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ کسی طرح اس کو بادشاہ کی نظروں سے گرایا جائے اور ایاز کے عیب تلاش کرتے رہتے تھے تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ بادشاہ کو اس سے بدظن کریں۔ اپنی بدظنی کے گناہ میں بادشاہ کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے فوراً ایسی باتیں کرنا شروع کر دیں جس سے بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا ہو۔ بادشاہ کو بہرحال اپنے وفادار خادم کا پتہ تھا۔ بدظن نہیں ہوا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تھوڑی دیر دیکھتے ہیں۔ آ جائے گا تو پھر پوچھ لیں گے کہ کہاں گیا تھا۔ اتنے میں دیکھا تو وہ کمانڈر اپنے دستے کے ساتھ واپس آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ایک قیدی بھی ہے۔ تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے۔ اس نے بتایا کہ مَیں نے دیکھا کہ آپ کی نظر بار بار سامنے والے پہاڑ کی طرف اٹھ رہی تھی تو مجھے خیال آیا ضرور کوئی بات ہو گی مجھے چیک کر لینا چاہئے، جائزہ لینا چاہئے، تو جب مَیں گیا تو مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص جس کو میں قیدی بنا کر لایا ہوں ایک پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں تیر کمان تھی تاکہ جب بادشاہ کا وہاں سے گزر ہو تو وہ تیر کا وار آپ پر چلائے۔ تو جو سب باقی سردار وہاں بیٹھے تھے جو بدظنیاں کر رہے تھے اور بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ سب اس بات پر شرمندہ ہوئے۔

تو اس واقعہ سے ایک سبق بدظنی کے علاوہ بھی ملتا ہے کہ ایاز ہر وقت بادشاہ پر نظر رکھتا تھا۔ ہر اشارے کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے بلکہ ہر اشارے کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ خلیفہ وقت کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں تو ان باتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو تبھی بیعت کا حق ادا ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی طرح کے ایک بدظنی کے بارے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے۔ انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے۔ فرمایا کتابوں میں مَیں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ مَیں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک دفعہ ایک دریا کے کنارے پہنچے (دیکھا) کہ ایک شخص ایک جوان عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دُور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ مَیں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں مگر ان دونوں سے تو مَیں اچھا ہی ہوں۔ اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطہ لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو مَیں نے تو چھ کی جان بچائی ہے۔ اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا اور یہ معاملہ کیا ہے تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے۔ شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور مَیں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قویٰ اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لئے جوان نظر آتی ہے۔ خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسی طرح کروں تاکہ تجھے سبق حاصل ہو‘‘۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ: ’’خضر کا قصہ بھی اسی بنا پر معلوم ہوتا ہے۔ سوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا‘‘ یعنی بدظنی جلدی سے نہیں کرنی چاہئے ’’تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہل بیعت پر بدظنیاں کیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 568,569جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں۔ اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہوں۔ اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اور انس پیدا ہوتا ہے۔ اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ بغض حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4صفحہ 215,214جدید ایڈشن)

اور پھر یہ ہے کہ یہ نیک ظن ہے جس سے عبادتوں میں حسن پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوتا ہے۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نصر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ العِبَادَۃ کہ حسن ظن تو حسن عبادت ہے''۔ (سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی حسن الظن)

پس جہاں بدظنیاں جہنم میں دھکیلتی ہیں تو حسن ظن عبادت میں شمار ہوتا ہے اور اس معیار کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ بدظنیاں جب پیدا ہوتی ہیں تو اپنی خودساختہ کہانیوں میں زور پیدا کرنے کے لئے پھر انسان جھوٹ کا بھی سہارا لیتا ہے اور اپنی باتوں میں اس کی بے تحاشا ملونی کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا ہے، شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ پس ہر احمدی کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ وہ احمدی اس وقت کہلا سکتا ہے جب سچائی پر قائم ہوگا اور ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچائی فرمانبرداری کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور فرمانبرداری جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور ایک شخص مسلسل سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق ہو جاتا ہے۔ اور جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ اور ایک شخص مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کذّاب لکھا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا..)

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بھی کبھی بھی جھوٹ کا سہارا لے کر کوئی کذّاب بننے والا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: '' قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں۔ اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار، دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو، ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو''۔

(نور القرآن ۔روحانی خزائن جلد 9صفحہ 408)

کسی مذاق کے طور پر بھی جھوٹ نہ ہو۔ پس یہ جو الزام تراشیاں کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اپنے ایمان کی بھی حفاظت کریں اور دوسروں کے ایمان کی بھی۔ ان کو ابتلاء میں ڈال کر ان کو ٹھوکر سے بچائیں اور اس جھوٹ کی وجہ سے شیطانوں کو اپنے اوپر نازل ہونے سے بچائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

آئیوری کوسٹ میں دابو (Dabou) شہر کے تجارتی میلہ میں

احمدیہ بک سٹال

(رپورٹ :وسیم احمد ظفر ریجنل مشنری دابو آئیوری کوسٹ)

دابو (DABOU) شہر آبی جان دارالحکومت سے ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک کم آبادی والا شہر ہے۔ عیسائیوں کی اکثریت والے اس شہر میں ہر سال کے آخر پر ایک تجارتی میلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال یہ میلہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے 15/ دسمبر 2005ء سے 3/جنوری 2006ء تک منعقد ہوا۔

اس میلہ میں شرکت کے لئے دوسرے شہروں بلکہ قریبی ہمسایہ ممالک غانا، نائیجیریا اور بورکینا فاسو سے تاجر حضرات تشریف لاتے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ دابو نے بھی ایک بک سٹال کا اہتمام کیا۔ ملکی حالات کی وجہ سے اگرچہ وزیٹرز کی تعداد کم تھی لیکن خدا کے فضل سے احمدیہ بکسٹال خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ کیونکہ اس میلہ میں یہ واحد اسلامی کتب ولٹریچر کا سٹینڈ تھا۔ اس سٹینڈ پر کلمہ طیبہ اور جماعت کی طرف سے نمائش کے بینرز آویزاں تھے۔

کتب ولٹریچر

اس سٹال پر جولا اور فرنچ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کے علاوہ ان زبانوں اور عربی زبان میں مختلف جماعتی لٹریچر نمائش کے لئے رکھا گیا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی تصاویر والا اسلامی کیلنڈر 2006ء بھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اس سٹال پر جو کتب سب سے زیادہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں وہ اسلامی نماز اور حضرت مسیح موعودؑ کی معرکۃ الآراء کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا فرنچ ترجمہ رہا۔ اور سٹال پر سب سے زیادہ فروخت ہونے والی یہی دو کتب تھیں۔

اس سٹال پر صبح آٹھ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک تلاوت قرآن کریم، تبلیغی اور تربیتی کیسٹس فرنچ اور جولا زبان میں مسلسل چلتی رہیں جس سے لوگوں کی توجہ احمدیہ بک سٹال کی طرف ہو جاتی۔

احمدیہ بک سٹال پر وزٹ کرنے والے احباب جن میں مسلمان اور عیسائی احباب شامل تھے ان کو جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ کتب کا تفصیلی تعارف بھی کروایا جاتا اور جماعت احمدیہ کے متعلق مختلف سوالات اور اعتراضات کے خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب دئے گئے۔

اس موقعہ پر صداقت حضرت مسیح موعودؑ ، وفات مسیح ناصریؑ ، اور ختم نبوت پر مختلف سوالات کے جوابات دیئے جاتے جس سے اس سٹال کے ذریعے بہت سارے لوگوں تک جماعت احمدیہ کا مؤقف پیش کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوران سٹال جہاد، اسلام اور دہشت گردی، جماعت احمدیہ کا تعارف، آمد مسیح موعودؑ اور جماعت احمدیہ کی ترقی پر مبنی فرنچ اور عربی میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خاص طور پر آخری دن اس کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا گیا کہ اس تجارتی میلہ میں وزٹ کرنے والے اکثر احباب کے پاس جماعتی لٹریچر تھا۔

اس تجارتی میلہ کے دوران قریبی دو نسبتی چھوٹے قصبوں میں بھی دو، دو دن کے لئے کتب کی نمائش کی گئی، اس طرح نہ صرف دابو میں بلکہ ارد گرد کے دیہات میں بھی جماعتی کتب ولٹریچر کا تعارف ہوا۔ الحمدللہ۔

دوران سٹال 1500 سے 2000 ہزار افراد نے سٹال کا وزٹ کیا۔ خدا کے فضل سے بہت سارے نئے روابط حاصل ہوئے۔ اور دابو جیسے چھوٹے شہر میں اور ارد گرد کے دیہات میں احمدیت کا تعارف بھرپور طریقہ سے ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دوران سٹال خدا کے فضل سے تین لاکھ سے زائد فرانک سیفا کی کتب وکیسٹس فروخت ہوئیں اور کثیر تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر سی کوشش کو ثمر آور بنائے اور اس سٹال کو اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمین)

اس بک سٹال کے دوران خاکسار کے ساتھ مکرم ساجد منور صاحب مبلغ سلسلہ نے بھرپور تعاون کیا جو حسب ہدایت امیر صاحب اپنے سینٹر سباں پیدرو سے خاص طور پر تشریف لائے تھے۔ اسی طرح لوکل مشنری مکرم بالو احمد صاحب نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (آمین)

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ زمبابوے کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ:خواجہ مظفر احمد ۔مبلغ سلسلہ زمبابوے)

اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ مورخہ 15/اپریل 2006ء کو جماعت احمدیہ زمبابوے نے اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ جلسہ سے ایک ماہ قبل عاجز نے ایک لوکل افریقن احمدی دوست کو افسر جلسہ سالانہ منتخب کیا اور مختلف شعبہ جات کی ٹیمیں بنا کر ان سب کو کام سمجھائے۔ تمام مقررین کو ایک ماہ قبل ہی تقاریر کے عناوین دے دئے گئے۔ جن کو تقریر کے لئے رہنمائی کی ضرورت تھی ان کی رہنمائی کی اور بعض کو تقاریر لکھ کر بھی دیں۔

اسی طرح شعبہ وقارعمل کے تحت پانچ وقارعمل کئے گئے اور جلسہ کے لئے مکمل تیاری کی گئی۔ بینرز تیار کئے گئے۔ اسی طرح کھانا پکانے کا انتظام تین خاندانوں کے سپرد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام باحسن انجام پذیر ہوئے۔ چونکہ ابھی یہاں جماعت چھوٹی اور وسائل محدود ہیں اس لئے ابھی جلسہ ایک دن کا ہی مقرر ہے۔

اس جلسہ میں زمبابوے سمیت دو ممالک کی شمولیت ہوئی۔ دوسرا ملک بوتسوانا (Botsawana) ہے جو جماعت زمبابوے کے تحت ہی ہے۔ یہاں سے چار افراد کا ایک وفد چھ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے یہاں پہنچا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

جن موضوعات پر تقاریر ہوئیں وہ حسب ذیل ہیں:

1.Brief history of Jalsa Salana.
2.Islam-Religion of Peace.
3.Sayings of the Holy Prophet saw.
4.The Best of Godly Man.
5.Biblical Prophecies about the advent of Prophet Muhammadsaw.
6.Jesus-Prophet of Nazreth.
7.Promised Messiah as in the service of Holy Quran.
8.Importance of Wasiyyat.
9.Signs of the advent of Promised Messiah.

سب تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ ان کا ترجمہ لوکل زبان Shoma میں ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ شام پانچ بجے جلسہ سالانہ کا اختتام ہوا۔ آخر پر عاجز نے دعا کروائی۔

اس جلسہ میں کل حاضری 133 رہی۔ اس میں دس غیر از جماعت عیسائی اور مسلمان شامل ہوئے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہر سال اس جلسہ کو وسیع سے وسیع تر کرتا چلا جائے۔ آمین

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

Tonga،Kiribati اور Vanvatu سے آنے والے وفود کے علاوہ جماعت صووا (Suva) فجی کے ممبران نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج مجموعی طور پر 54 فیملیز کے 211 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔ آج بعض لاہوری احمدی فیملیز اور بعض غیراز جماعت دوستوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقاتیں رات پونے نو بجے تک جاری رہیں۔

ملاقاتوں کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم مئی 2006ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر صووا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق صووا (Suva) سے جزیرہ Vanua Levu کی جماعتوں Labasa اور Voloca کے لئے روانگی تھی۔ جزیرہ Vanua Levu فجی کا دوسرا بڑا جزیرہ ہے۔ اس جزیرہ تک پہنچنے کے لے سفر ہوائی جہاز، بحری جہاز یا بڑی کشتیوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

جماعت لباسہ (Labasa) کا دورہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے نو بجے بذریعہ کار صووا (Suva) سے تیس کلومیٹر پر واقع Nausori ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بجکر دس منٹ پر ایئرپورٹ پر پہنچے۔ جماعت نے اس سفر کے لئے بیس سیٹوں پر مشتمل ایک جہاز بک کروایا تھا۔ فجی کے مختلف جزائر کے درمیان چھوٹے جہاز چلتے ہیں جو کہ سات سے بیس سیٹوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس سے بڑا جہاز اندرون ملک سفر کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔

اس جہاز پر سفر کرنے والے پورے وفد کے ممبران کی تعداد 17 تھی۔ ساڑھے دس بجے جہاز لباسہ (Labasa) کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد جہاز Labasa کے ایئرپورٹ پر اترا۔ جہاں لباسہ کی مقامی جماعت نے اپنے مربی سلسلہ مکرم طارق احمد رشید صاحب کی قیادت میں حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ایئرپورٹ سے Grand Eastern Hotel کے لئے روانگی ہوئی۔ مقامی جماعت نے Labasa میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کی رہائش کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا تھا۔ لباسہ ایئرپورٹ سے اس ہوٹل کا فاصلہ 10 کلومیٹر ہے۔ بارہ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل پہنچے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد ساڑھے بارہ بجے جماعت ولودا (Voloca) کے لئے روانگی ہوئی۔ لباسہ سے ولودا ٹاؤن کا فاصلہ پچپن کلومیٹر ہے۔

احمدیہ سکول کے ایک بلاک کا افتتاح

دوپہر ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ولودا پہنچے۔ جہاں پروگرام کے مطابق احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا (Voloca) میں ایک استقبالیہ تقریب تھی اور ہوم اکنامکس بلاک کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا پہنچنے کے بعد سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب فجی نے فجی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے نئے تعمیر ہونے والے Home Economics Block کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سکول کے احاطہ میں جامن کا پودا لگایا۔

اس کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مربی سلسلہ طارق احمد رشید صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ امیر صاحب فجی نے پیش کیا۔ اس کے بعد اس سکول کے پرنسپل خواجہ محمد لطیف صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ موصوف کے سکول کے اساتذہ، طلباء، والدین اور مہمانوں اور احباب جماعت ولودا (Voloca) (جو سبھی اس موقع پر اس تقریب میں موجود تھے) کی طرف سے حضور انور کو دل کی گہرائیوں سے اس سکول میں آمد پر خوش آمدید کہا اور سکول کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس سکول کا آغاز 2003ء میں ہوا ہے۔ اس سکول کی عمر صرف تین سال ہے۔ پہلے سال داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 30 تھی۔ اس وقت 90 طلباء ہیں اور آئندہ سال 2007ء تک طلباء کی تعداد 130 تک پہنچ جائے گی۔ اس سکول کا اور جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس کا کل رقبہ تقریباً تیس ایکڑ ہے۔ پرنسپل صاحب نے طلباء اور مہمانوں کے لئے حضور انور کا تعارف بھی پیش کیا اور آخر پر حضور انور کی خدمت میں سکول کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

تمام طلباء، سٹاف اور مہمانوں کو جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور انور نے فرمایا جیسا کہ ابھی پرنسپل صاحب نے بیان کیا ہے کہ اس سکول کی تاریخ صرف تین سال پرانی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا کے فضل سے بلڈنگ کے لحاظ سے اس سکول کے پاس کافی گنجائش موجود ہے۔ اب خدا کے فضل سے ایک ہوم اکنامکس بلاک بھی تعمیر ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سکول کے طلباء سے میں کہوں گا کہ اس دور دراز کے جزیرہ میں، اسی چھوٹی سی جگہ میں اللہ کے فضل سے آپ کو ایک سیکنڈری سکول مہیا ہو چکا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم کے حصول کی توفیق دی ہے جو آپ کے والدین کو نہیں تھی اور اس وجہ سے شاید بہت سارے، آپ کے جو بڑے ہیں ماں باپ وہ تعلیم حاصل نہ کرسکے ہوں۔ پس اس نعمت سے جو آپ کو مل گئی ہے فائدہ اٹھائیں اور پڑھ لکھ کر اپنی قوم کے لئے ملک کے لئے مفید وجود بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ ہوم اکنامکس بلاک جو قائم کیا ہے پرنسپل صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ حکومت نے اس کے لئے چار سلائی مشینیں دی ہیں۔ لیکن ان کے خیال میں یہ مشینیں ناکافی ہیں۔ اس لئے مَیں اس سکول کے لئے، اس بلاک کے لئے ان چار کے علاوہ چھ مشینیں مزید مہیا کروں گا۔ اس کے علاوہ میں طلباء سے یہ کہتا ہوں کہ جب آپ تعلیم حاصل کریں تو کوشش کرکے اگر آپ پڑھائی میں اچھے رہیں گے تو اس سکول کو مزید آگے لے جایا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا جو طلباء پڑھائی میں اچھے ہوں گے لیکن وہ اپنی مالی تنگی کی وجہ سے آگے نہ پڑھ سکتے ہوں تو ہم ان کو وظیفہ دیں گے تاکہ وہ آگے پڑھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا میری اس پیشکش سے میرے اعلان سے فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کریں۔ یونیورسٹیوں میں داخلہ لیں تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ ملک کی خدمت کرسکیں۔ اس میں کسی ملک یا کسی قوم کی تخصیص نہیں ہوگی بلکہ جو بھی اچھا پڑھنے والا ہے اس کو وظیفہ ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا اب میں سکول کے اساتذہ سے کہتا ہوں کہ قوم نے آپ کے سپرد اپنے مستقبل کے بچے کئے ہیں جو مستقبل کے لیڈر ہیں۔ پس آپ اپنی ذمہ داری کو صحیح طریق سے ادا کریں اور ان بچوں کو پوری محنت سے پڑھائیں کیونکہ جو ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی ہے وہ بہت اہم ہے اور ہر وہ آدمی جس کے سپرد کوئی ذمہ داری کی گئی ہو وہ اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم جو کہ سربراہ ہے یا جو کسی ذمہ داری کا نگران ہے، اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں خدا پوچھے گا۔ پس آپ کے سپرد قوم نے جو بچے کئے ہیں۔ آپ کی نگرانی میں دیئے ہیں اگر ان کے بارہ میں آپ صحیح طرح اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ پس کوشش کریں اور اپنی اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضور انور نے آخر پر فرمایا۔ پرنسپل صاحب نے بتایا ہے کہ حکومت نے مزید کمرے بنانے کے لئے 42 ہزار ڈالرز دیئے ہیں اور کہا کہ جماعت باقی خرچ پورا کرنے کے لئے خود بھی خرچ کرے۔ کل خرچ 62 ہزار ہے تو یہاں میں اعلان کرتا ہوں کہ بقایا جو بیس ہزار ڈالرز کی کمی ہے وہ ہم ادا کریں گے تاکہ بلاک بن جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ طالبات اور خواتین مہمانوں کی طرف تشریف لے گئے جو ایک علیحدہ انتظام کے تحت ایک الگ جگہ بیٹھی تھیں۔

حضور انور نے طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے میرا اعلان سنا ہے۔ آپ میں سے جو طالبہ سب سے زیادہ (Highest) نمبر لے گی اور سیکنڈری سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد یونیورسٹی میں جائے گی اور مالی کمی کی وجہ سے یونیورسٹی میں داخلہ نہ لے سکے گی تو مَیں ہر ایسی بچی کو سکالرشپ مہیا کروں گا۔ تو اب ہر لڑکی محنت کرے اور یونیورسٹی میں داخلہ لے۔

مقامی جماعت کی احمدی خواتین اور بچیاں بھی اس جگہ پر موجود تھیں۔ بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کرتے ہوئے کورس کی شکل میں نغمات اور دعائیہ نظمیں پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے یہاں تشریف فرما رہے۔ اس کے بعد سکول کے اساتذہ نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے اساتذہ سے ان کے مضامین اور کوالیفیکیشن کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس جزیرہ میں دوسرے جزائر کی نسبت زیادہ گرمی اور حبس ہوتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس علاقہ میں آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسلا دھار بارش ہوئی اور موسم بہت خوشگوار ہو گیا۔ الحمدللہ

اس کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک ولودا (Voloca) میں تشریف لے جاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

مسجد مبارک ولودا (Voloca)

مسجد مبارک، جزیرہ Vanualevu میں جماعت کی تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے۔ اس مسجد کی تعمیر 1965ء میں ہوئی۔ اس مسجد کی زمین ایک مخلص احمدی مکرم حاجی رحیم بخش صاحب مرحوم نے جماعت کو عطیہ میں دی۔ مسجد مبارک، احمدیہ سیکنڈری سکول ولودا (Voloca) سے سڑک پار کچھ فاصلے پر واقع ہے اور بلند جگہ پر ہے۔ قریب سے مین روڈ گزرتی ہے اور سفر کرنے والوں کو دور سے نظر آتی ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صدر جماعت ولودا مکرم شمیم احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ولودا (Voloca) اور لباسہ (Labasa) کی جماعتوں کی فیملیز وانفرادی ملاقاتوں کا انتظام یہیں کیا گیا تھا۔ پونے چار بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ دونوں جماعتوں سے تعلق رکھنے والی 31 فیملیز کے 121 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا پانچ بجے تک جاری رہا۔

احمدیہ قبرستان میں دعا

مسجد مبارک کے قریب ہی احمدیہ قبرستان ہے جہاں جزائر فجی کے سابق مبلغ مکرم محمد افضل ظفر صاحب حال کینیا کی اہلیہ امۃ المتین ظفر صاحبہ اور تین بیٹیاں ناصرہ ظفر عمر 16 سال، سائرہ ظفر عمر 13 سال اور رابعہ بشریٰ ظفر عمر 12 سال مدفون ہیں اور ان کے ایک بیٹے عطاء المنعم عمر 7 سال کا کتبہ یادگار نصب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان سب کی قبروں پر دعا کے لئے تشریف لے گئے اور اپنے خدام کے ساتھ یہاں دعا کی۔ قبرستان میں بعض دیگر احمدی احباب کی قبریں بھی ہیں۔ بعض قبریں ایک لائن میں نہیں تھیں۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ قبریں ایک لائن میں ہونی چاہئیں۔ آئندہ یہاں بلاک بنادیں تاکہ قبریں سیدھی ہوں اور ایک لائن میں بنیں۔ قبرستان میں دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس Labasa کے لئے روانہ ہوئے۔

محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا 3 مئی 1999ء کو سمندر میں کشتی کے ایک

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حادثہ میں ڈوب گئے تھے۔ ان کی اہلیہ اور تین بیٹیوں کی نعشیں مل گئی تھیں لیکن بیٹے کی نعش نہیں ملی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ان سب کو شہدائے احمدیت میں شمار فرمایا تھا۔

اسی جزیرہ Vanu Levu میں ہمارے ایک مبلغ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب 15؍اگست 1981ء کو ایک جماعتی سفر پر جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ آپ کی میت کو پاکستان لے جایا گیا تھا اور تدفین ربوہ میں عمل میں آئی تھی۔

ولودا سے ساڑھے پانچ بجے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے لباسہ میں اپنے ہوٹل میں پہنچے۔

مسجد ناصر لباسہ

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر لباسہ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک احمدی دوست نے جو حضور انور سے ابھی تک کسی وجہ سے ملاقات نہیں کر سکے تھے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور نے احباب سے مسجد کے رقبہ اور مسجد میں نماز پڑھ سکنے والوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا اس مسجد کو بھریں اور آباد کریں۔ ہر سال دو سو احمدی بنائیں تا کہ یہ مسجد جلد چھوٹی ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس میں مقیم مبلغ سلسلہ طارق احمد رشید صاحب کے گھر کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔

بعد ازاں یہاں سے واپسی سے قبل مجلس عاملہ لباسہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد حضور انور یہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل Grand Eastern تشریف لے آئے۔

Vanua میں احمدیت

ملک فجی کے اس جزیرہ Vanua Levu میں جماعت کا قیام 62-1961ء میں ہوا جب صووا سے ایک مخلص احمدی دوست مکرم محمد حکیم صاحب (پولیس کانسٹیبل) اس جزیرہ میں اپنے تبادلہ کے بعد یہاں پہنچے۔ آپ ایک پُرجوش تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے احمدی تھے۔ آپ کی تبلیغی کوششوں سے جلد ہی یہاں جماعت قائم ہو گئی۔

1970ء میں لباسہ شہر کے علاقہ Tuatua میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی گئی۔ 1972ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور 1973ء میں مسجد ناصر کی تعمیر اپنی تکمیل کو پہنچی۔ 1974ء میں مولانا غلام احمد فرخ صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی نے اس کا افتتاح فرمایا۔

اس مسجد کا رقبہ 1.3 ایکڑ ہے۔ مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس بھی ہے اور گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔ جماعتی تقریبات اور فنکشن کے لئے ایک بڑا کچن اور سٹور بھی علیحدہ تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ مسجد لباسہ شہر کو جانے والی مین روڈ کے اوپر ہے اور ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے۔

2 مئی 2006ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر لباسہ (Labasa) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق Labasa سے جزیرہ Taveuni کے لئے روانگی تھی۔ یہ وہی جزیرہ ہے جہاں سے انٹرنیشنل ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور یہ وہ مقام شمار کیا جاتا ہے جہاں سے ہر نئے دن کا آغاز سب سے پہلے ہوتا ہے۔

صبح آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لباسہ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجکر بیس منٹ پر ایئرپورٹ پر پہنچے جہاں احباب جماعت لباسہ نے والہانہ نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ حضور انور نے دعا کروائی اور جہاز پر سوار ہوئے۔ Sun Air کی پرواز آٹھ بجکر تیس منٹ پر لباسہ سے Taveuni کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کی پرواز کے بعد جہاز Taveuni ایئرپورٹ پر اترا۔ جہاں مبلغ سلسلہ تاویونی نعیم اقبال صاحب نے احباب جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے کے قریب حضور انور "Garden Island Resort" تشریف لے آئے۔ سمندر کے کنارے ایک انتہائی خوبصورت اور پُرفضا مقام پر یہ ایک ہوٹل (Hotel) ہے۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کے ممبران کے مختصر قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

ڈیٹ لائن کے مقام پر

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں سے یہ ڈیٹ لائن گزاری گئی ہے۔ 2000ء تک سمندر کے کنارے ایک نشان بنا کر اس کو ظاہر کیا گیا تھا۔ بعد میں کچھ فاصلے پر ایک پارک میں دو پولز کے درمیان ساری دنیا کا نقشہ بنا کر، اور نقشہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ پر Today اور ایک حصہ پر Yesterday لکھا گیا ہے اور اس طرح ڈیٹ لائن کو ظاہر کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے اس جگہ تشریف لے گئے جو سمندر کے کنارے تھی۔ اور تصاویر بنائیں۔ اس جزیرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔ اس جزیرہ میں بیعت کرنے والے پہلے احمدی ظریف خان صاحب ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے گفتگو فرمائی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1983ء کے دورہ فجی میں اس ڈیٹ لائن پر تشریف لائے تھے تو یہ صاحب بھی اس وقت حضور کے ساتھ تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس پارک میں تشریف لے گئے جہاں اب باقاعدہ اس ڈیٹ لائن کو ظاہر کیا گیا ہے۔ مقامی جماعت نے اس جگہ لوائے احمدیت اور فجی کا قومی پرچم لہرایا تھا اور اوپر بلند جگہ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا بینر آویزاں کیا تھا۔

دنیا کے کناروں تک شہرت

جب حضور انور یہاں پہنچے تو دنیا کے اس کنارے پر آباد احمدی بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں خوش الحانی کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا پڑھ رہی تھیں۔ یہ نظارہ بڑا ہی روح پرور تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام کی مصداق اور آپ کی صداقت پر گواہ یہ بچیاں آج اپنے پیارے آقا کو دنیا کے اس کنارے پر کھڑی اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ رہی تھیں اور بزبان حال یہ گواہی دے رہی تھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ الہام کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور پھر یہ الہام کہ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا بڑی شان کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

ایک غلطی کی نشاندہی

اس ڈیٹ لائن پر حضور نے اس بات کی نشاندہی فرمائی کہ جس طرف Today لکھا ہے وہاں Yesterday ہونا چاہئے اور جہاں Yesterday ہے وہاں Today ہونا چاہئے۔ اس بارہ میں حضور انور نے نائب امیر فجی طاہر حسین منشی صاحب سے گفتگو فرمائی جو ایک ادارہ کے پرنسپل اور چیف سیکرٹری ایجوکیشن رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دلائل کے ساتھ ان کو سمجھایا کہ اس وقت ساری دنیا اپنے وقت کے لحاظ سے فجی سے پیچھے ہے اور ان سب ممالک کی طرف جو رخ ہے وہاں Yesterday ہی ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت قافلہ کے ممبران کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔ جماعت کے ممبران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس جزیرہ کے پہلے احمدی ظریف خان صاحب نے بھی حضور انور کے ساتھ اپنی تصویر بنوائی۔

جزیرہ رابی

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ اور کچھ دیر کے لئے ساحل سمندر پر تشریف لے گئے جہاں ایک طرف سامنے جزیرہ Vanua Levu نظر آتا ہے جہاں ایک روز قبل قیام کر کے آئے تھے اور دوسری طرف جزیرہ Rabi نظر آتا ہے۔ حضور انور نے یہاں کے مبلغ سلسلہ نعیم اقبال صاحب سے جزیرہ Rabi کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اس جزیرہ کی آبادی تین ہزار ہے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے ہماری جماعت ہے جو 15 فیملیز پر مشتمل ہے۔ اس جزیرہ میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس بھی ہے۔

حضور انور نے اس جزیرہ کے بارہ میں فرمایا چھوٹا سا جزیرہ ہے اس کو پکڑیں اور احمدی بنائیں۔ Vanua Levu جزیرہ کے بارہ میں بھی حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وہاں سے اگر اس تاویونی جزیرہ میں سمندر کے راستے آئیں تو کتنا وقت لگتا ہے حضور انور کو بتایا گیا کہ بڑے جہاز کے ذریعہ چار گھنٹے کا سفر ہے اور عام بوٹس دو گھنٹے لیتی ہیں کیونکہ وہ گہرے پانی میں نہیں جاتیں۔

اس جگہ سے سمندر اور سرسبز و شاداب جزائر کا نظارہ بہت خوبصورت ہے یہاں سے کچھ دیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

اسی ہوٹل Garden Island Rsort میں ایک کمرہ ملاقاتوں کے پروگرام کے لئے تیار کیا گیا تھا جہاں گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر Taveuni جماعت کی بارہ فیملیز کو شرف ملاقات بخشا۔ اس جزیرہ میں آباد ہر احمدی کا وجود حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صداقت پر گواہ ہے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

استقبالیہ تقریب

مقامی جماعت نے اسی ہوٹل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں اس جزیرہ سے مختلف سرکردہ اور معزز مہمان شامل ہوئے جن میں میڈیکل ڈاکٹرز، بزنس مین، پرنسپل، ٹیچرز، پولیس افسران، مذہبی تنظیموں کے نمائندے اور چرچ کے پادری وغیرہ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بجکر چالیس منٹ پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا انگریزی اور فجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر جماعت فجی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ حضور انور کے اعزاز میں آج اس جزیرہ میں یہ استقبالیہ تقریب ہو رہی ہے۔

اس کے بعد کیتھولک چرچ کے پادری Father Crispin نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ کو اس جزیرہ کے باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہے اور ہم آج آپ کے یہاں آنے پر بہت خوش ہیں کہ آپ جیسا شخص اس چھوٹے جزیرہ پر ہمارے پاس آیا ہے۔ یہ جزیرہ بہت خوبصورت ہے اور دنیا کی جنت کہلاتا ہے۔ پادری صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار کیا۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آپ سب میرے نزدیک معزز مہمان ہیں۔ اللہ آپ پر فضل فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فادر نے (پادری صاحب نے) اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں یو۔کے سے اس جزیرہ میں اپنے ممبران سے ملنے آیا ہوں۔ فرمایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان تھے۔ ہم ان کو مانتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ یہ جگہ دنیا کا کنارہ کہلاتی ہے اور انٹرنیشنل ڈیٹ لائن یہاں سے گزرتی ہے۔ ہم اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں جو آپ پر خدا نے الہاماً نازل فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا آج میں خود یہاں ہوں جو اپنی آنکھوں سے اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مذہب میں جبر جائز نہیں۔ ہر شخص اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہے۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کا سچا پیروکار کون ہے اور دوسروں کے حقوق کا کون خیال رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہئے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے خواہ مذہب کوئی بھی ہو۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا سلوگن یہ ہے کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ اگر آپ کسی سے نفرت نہیں کریں گے تو پھر محبت ہوگی اور معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔ یہاں اس جزیرہ میں آباد مختلف فرقوں کے لوگ آپس میں بھائی چارے سے رہ رہے ہیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ ہمیشہ اسی طرح رہیں اور امن سے رہیں خواہ ہندو ہوں، عیسائی ہوں، احمدی ہوں یا دوسرے فرقوں کے لوگ ہوں۔ اپنی انہی صفات کے ساتھ رہیں۔ آپس میں خیرخواہ اور ہمدرد ہوں تو پھر خدا کی محبت حاصل کر سکیں گے۔ حضور انور نے فرمایا ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے جو خدا تعالیٰ نے بھیجے۔

ہم تمام مذہب کے ماننے والوں کی عزت کرتے ہیں اور ان کے لیڈروں کا احترام کرتے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ اس جزیرہ میں امن وآشتی اور بھائی چارہ کی فضا ہمیشہ قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی۔ کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا اور مہمانوں کا تعارف حاصل کیا اور بعض مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الجامع کا وزٹ

پروگرام کے مطابق یہاں سے سوا چار بجے جماعت احمدیہ Taveuni (تاویونی) کے مشن ہاؤس اور ''مسجد بیت الجامع'' کے لئے روانگی ہوئی۔ چار بجکر پچیس منٹ پر حضور انور یہاں پہنچے اور مسجد بیت الجامع میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد عزیزہ جاذبہ نعیم بنت نعیم اقبال صاحب مبلغ سلسلہ تاویونی فجی کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

حضور انور نے احباب جماعت سے مسجد کے رقبہ اور قطعہ زمین کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ جب مستقبل میں اس مسجد کی توسیع کرنی پڑے گی تو کس طرف توسیع ہو گی۔ اس جزیرہ میں مسجد بیت الجامع کی تعمیر 2001-02ء میں ہوئی۔ مسجد کے ساتھ جماعت کا مشن ہاؤس بھی ہے جہاں مبلغ سلسلہ کی رہائش ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کچھ دیر کے لئے مبلغ سلسلہ کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے احاطہ میں پودا لگایا اب یہاں سے پروگرام کے مطابق ائرپورٹ کے لئے روانگی تھی۔ پونے پانچ بجے حضور انور یہاں سے روانہ ہو کر پانچ بجے Taveuni ائرپورٹ پہنچے۔ یہاں کے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بھی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر جمع تھے۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور جہاز پر سوار ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے جہاز Taveuni ایئرپورٹ سے ناندی (Nandi) کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد جہاز ناندی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ ایئرپورٹ کی پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے اور اپنی رہائش گاہ Mocambo ہوٹل تشریف لے گئے۔ یہ ہوٹل ایئرپورٹ سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد اقصیٰ ناندی'' میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی جائے رہائش ہوٹل Mocambo تشریف لے آئے۔

3رمئی 2006ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ناندی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

مارو (Maro) جماعت کا وزٹ

پروگرام کے مطابق دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور مارو (Maro) جماعت کے لئے روانگی ہوئی۔ مارو کا ناندی سے فاصلہ 40 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ اپنے خوبصورت Natadola Beach کی وجہ سے مشہور ہے۔

مقبرہ موصیان کے لئے

مجوزہ زمین کا معائنہ

راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقبرہ موصیان کے لئے مجوزہ قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا۔ اس قطعہ زمین کو قبرستان کے لئے الاٹ کئے جانے کی درخواست حکومتی پراسس میں ہے۔

گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد محمود مارو (Maro) پہنچے جہاں احباب جماعت مارو نے حضور انور کا استقبال کیا۔

لجنہ ہال کا افتتاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نئے تعمیر ہونے والے ''لجنہ ہال'' کا افتتاح فرمایا اور تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد اسی ہال میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر Mr. Peni Nadredre نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Maro آنے پر خوش آمدید کہا۔

موصوف نے کہا کہ وہ حضور انور کو صدر مملکت اور وزیراعظم جزائر فجی کے نمائندہ کی حیثیت سے خوش آمدید کہتا ہے اور اس علاقہ Natadola کے لوگوں کی طرف سے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ حضور انور جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں آج ہم میں موجود ہیں اور ہمیں حضور انور کی یہاں آمد سے بہت زیادہ برکت ملی ہے اور آپ جیسی شخصیت کا آدمی آج ہمارے ساتھ ہے۔ آپ کا آنا ہمارے لئے باعث برکت ہے۔ موصوف نے حضور انور کا تعارف بھی کروایا اور آخر پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ آج ہم یہاں لجنہ ہال کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں Ethnic منسٹری کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس ہال کی تعمیر میں مدد کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کسی بھی سوسائٹی کا یہ اچھا سائن ہے کہ وہ امن، رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم کریں اور جہاں تمام مختلف گروپس اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔ یہ مجھے نبی کریم ﷺ کے اس معاہدہ کی یاد دلاتا ہے جو آپ نے نجران کے لوگوں سے کیا اور اس معاہدہ میں ایک بات یہ تھی کہ اگر عیسائی معابد کی مرمت کی ضرورت ہو تو مسلمان ان کی مدد کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا یہ وہ بات ہے جس میں ہم سوسائٹی میں امن وسلامتی بھائی چارہ اور رواداری کا ماحول قائم کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اسلام میں جبر نہیں، ہر مذہب آزاد ہے۔ ہر شخص کا عقیدہ اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا ایک پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے اس کے حضور جھکنا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہے جو اس نے اپنے انبیاء کے ذریعہ دیئے۔ ہر مذہب کے بانی اور نبی نے امن اور رواداری کی تعلیم دی۔ ہم احمدی تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر بھی جو اسلام کے احیائے نو کے لئے تشریف لائے، ان تعلیمات پر عمل کروانے کے لئے جو بھلائی جا چکی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا احمدیت کا پیغام یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور اس کے قریب آئیں اور ہر ایک، دوسروں کے حقوق ادا کرے۔ یہ دو اہم باتیں ہیں جن کا ہم پیغام پہنچاتے ہیں اور تعلیم دیتے ہیں۔ ایک خدا کا حق ادا کریں اور دوسرے اس کے بندوں کا حق ادا کریں اور کمیونٹی کی خدمت کریں۔ اس سے ہم سوسائٹی میں امن اور بھائی چارہ کی فضا قائم کر سکتے ہیں اور اسی پیغام کو ہم پھیلاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حکومت نے اس ہال کی تعمیر میں ہماری مدد کی ہے اور علاقہ کے لوگوں نے بھی ہماری مدد کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے الیکشن اگلے ہفتہ آرہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور آپ صحیح اور امانت دار لوگوں کو منتخب کرسکیں جو ملک و قوم کی خدمت کرنے والے ہوں اور سوسائٹی میں امن اور بھائی چارہ اور رواداری کی فضا قائم کرنے والا ہو اور میری دعا ہے کہ الیکشن کے دوران آپ کی قوم پرامن رہے اور پرامن فضا میں آپ کے انتخابات ہوں۔ آخر پر پھر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں علاقہ کے ڈسٹرکٹ کمشنر، چیفس، ممبر پارلیمنٹ، مختلف سکولوں کے پرنسپل صاحبان، اساتذہ، کمیونٹی ورکرز اور زندگی کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ممبر پارلیمنٹ کو فرمایا جب جیت گئے تو علاقے کی خدمت کریں تو پھر جیتتے رہیں گے۔ ایک لاہوری جماعت سے تعلق رکھنے والے کو فرمایا جس کے بھائی احمدی تھے کہ اب آپ بھی مبائع احمدی ہوجائیں۔ حضور انور نے ایک Carpenter کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے کام میں لوگوں کے ساتھ Fair Dealing کیا کریں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Maro جماعت کی گیارہ فیملیز کے 45 ممبران نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

جماعت مارو (Maro) کا قیام

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد محمود مارو کے احاطہ میں آم اور Lamon کے دو پودے لگائے۔

مارو (Maro) جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملک فجی میں یہ قائم ہونے والی دوسری جماعت ہے۔ اس علاقہ میں سب سے پہلے مکرم محمد قاسم خان صاحب احمدی ہوئے پھر آپ کی کوششوں سے یہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

مسجد محمود مارو کا سنگ بنیاد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے 1965ء میں رکھا۔ اس مسجد کی تعمیر 1971ء میں مکمل ہوئی اور 1972ء میں فجی کے امیر و مبلغ انچارج مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم نے اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کے ساتھ لائبریری بھی ہے اور مشن ہاؤس بھی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر احمدی معماروں اور احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ کی۔

یہ مسجد وسیع ہے اور خوبصورت ہے اور علاقہ میں پُرفضا مقام پر واقع ہے۔ اگلے پروگرام کے مطابق یہاں سے ایک بجکر پینتیس منٹ پر یہاں سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ساحل سمندر کے لئے روانگی ہوئی جہاں جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں قریباً ایک گھنٹہ قیام کے بعد دو بجکر پچاس منٹ پر واپس ناندی کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے جائے قیام ہوٹل Mocambo پہنچے۔

چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ناندی میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ فجی کی

حضور انور کے ساتھ میٹنگ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد چار بجکر پچپن منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ فجی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے تمام شعبوں کا باری باری جائزہ لیا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی جماعتوں کی تعداد کیا ہے۔ ہر ماہ کتنی جماعتیں آپ کو رپورٹس بھجواتی ہیں۔ فرمایا جو جماعتیں رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو بار بار یاددہانی کروائیں۔ فرمایا پانچ جماعتوں میں تو آپ کے مبلغ ہیں ان کا کام ہے کہ یہ صدران کو کہیں ان کو یاددہانی کروائیں اور صدران کی طرف سے ماہانہ رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ یاددہانی نہیں کرواتے۔ خود سست ہیں تو پھر جماعتیں بھی سست ہو جائیں گی۔ جماعت کے جنرل سیکرٹری کو روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ جماعت کے کام کو دینا چاہئے اور جماعتوں سے مسلسل رابطہ اور Follow Up ہونا چاہئے۔ حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ کو مرکز سے جو آرڈر آتے ہیں کہ کیا آپ ان کو جماعتوں میں سرکلر کرتے ہیں۔ فرمایا جب آپ جماعتوں کو کوئی پروگرام اور ہدایات بھجواتے ہیں تو پھر اس کا پیچھا بھی کرنا چاہئے کہ ان ہدایات کے مطابق کارروائی شروع ہوگئی ہے۔ پھر اس کا فیڈ بیک لیں کہ اس کارروائی کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔

نائب امیر صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد کیا کام ہیں۔ نائب امیر صاحب نے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

حضور انور کو بتایا کہ امیر صاحب کی طرف سے سپرد ہونے والے مختلف کاموں کے علاوہ جزائر پیسیفک کی جماعتوں سے رابطہ کرنا اوران کے معاملات طے کرنے کی ذمہ داری بھی ہے۔

حضور انور نے جزائر Tonga کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کیا وہاں رابطہ ہے۔کتنی تعداد ہے۔سال میں کتنے وزٹ کرتے ہیں۔حضورانور نے فرمایاTonga میں رجسٹریشن کروائیں اوراس کام کوجلد مکمل کریں۔فرمایا Tonga کا دورہ بھی کریں اور یہاں اپنا سنٹر بھی بنائیں۔ حضور انور نے فرمایایہاں بھی چھوٹے چھوٹے جزائر ہیں ان کا دورہ کروائیں اور تبلیغ کے پروگرام بنائیں اور باقاعدہ مسلسل رابطہ کے ساتھ ان جزائر میں کام کریں۔

جزیرہ ملک Tuvalo (طوالو) کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وہاں تبلیغ کے لئے ایک کریش پروگرام بنائیں۔ دوران سال امیر صاحب فجی خود بھی جائیں اورنائب امیر صاحب کوبھی بھیجیں۔

Vanuatu (ونوآتو) کے بارہ میں حضورانور نے فرمایا کہ اب وہاں جماعت کی رجسٹریشن ہوچکی ہے۔وہاں مسجد اورمشن ہاؤس کے لئے جلد پلاٹ کی خرید کا جائزہ لیں اور رپورٹ بھجوائیں۔

ملک West Samoa کے لئے بھی حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں کے لئے بھی پروگرام بنائیں اور وقف عارضی پر ایسے لوگ جائیں جن کو اسلام کا علم بھی ہو۔ فرمایا اب ان ممالک میں جلد اور تیزی سے کام کریں اور اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔اب مزید تاخیر کا وقت نہیں رہا۔ Kiribati کے لئے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بھی اب جلدرجسٹریشن کروائیں اور یہاں کا بھی دورہ کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے ان کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔آپ نے یہ جائزہ لینا ہے کہ کتنے لوگ آتے ہیں اور پانچوں نمازوں پر کیا حاضری ہوتی ہے۔نمازوں کی حاضری بڑھائیں جونمازوں پر پہلے آتے تھے لیکن اب نہیں آتے ان کا پتہ کریں کہ کیا وجہ ہے۔حضورانور نے فرمایا سب جماعتوں میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔آپ اس سلسلہ میں جو کوشش کررہے ہیں۔اگر جماعتوں سے اس کے نتیجہ کا آپ کو علم نہیں ہوگا تو آپ اپنا آئندہ کا پروگرام نہیں بناسکتے۔

حضورانور نے فرمایا ایک بہت بڑا کام قرآن کریم کا پڑھنا ہے اور یہ جائزہ لینا ہے کہ کتنے روزانہ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ یہ بھی سیکرٹری تربیت کا کام ہے۔قرآن کریم پڑھیں گے تو پتہ چلے گا کہ کیا باتیں کرنے والی ہیں اور کون سی باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا مربیان کرام قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔قرآن کریم کے درس میں ایسے حصے ہونے چاہئیں کہ یہ باتیں کرنے والی ہیں اور یہ وہ امور ہیں جن کو خداتعالیٰ کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ وہ باتیں اور امور ہیں جن سے خداتعالیٰ روکتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا میں نے یہاں جائزہ لیا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جن کو نماز نہیں آتی اور قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا۔

حضورانور نے فرمایا نئی نسل جو آرہی ہے وہ قرآن کریم پڑھنے میں بہتر ہے۔حضورانور نے فرمایا جب میں نے قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کی تحریک کی تھی تو بعض جگہ بوڑھوں نے بھی پڑھنا شروع کردیا ہے۔

حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں میں غیروں کو بلایا کریں۔حضورانور نے فرمایا گہرائی میں جاکر جائزہ لینا ہوگا کہ ہر جماعت میں کتنے لوگ ہیں جونمازیں نہیں پڑھتے اور گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ ان کا جائزہ لیں۔ پھر ان کی تربیت کے لئے پروگرام بنائیں۔فرمایا جو گھر میں نماز نہیں پڑھتا اس کو گھر میں تو نماز پڑھائیں۔ یہ مربیان اور سیکرٹریان تربیت کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کی عورتوں کی بھی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہے۔فرمایا بعض عورتوں کو نماز کا پتہ نہیں تو وہ اپنے بچوں کو کیا سکھائیں گی۔ ماں نے بچے کی تربیت کرنی ہے۔ باپ تو اپنے کام کاج کے سلسلہ میں گھر سے باہر ہوتا ہے۔حضورانور نے فرمایا جومرکزی جلسے ہوتے ہیں ان میں ایسے پروگرام ہوں اور مضامین ہوں جو تربیت پر ہوں۔ مرد خود بھی نماز پڑھیں۔ اپنی عورتوں کو بھی نماز پڑھائیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھائیں۔ خود قرآن کریم پڑھیں۔ گھروں میں ان کی عورتیں بھی قرآن کریم پڑھیں اوران کے بچے بھی قرآن کریم کی تلاوت کریں۔

حضورانور نے فرمایا اسی طرح جو تربیت میں کمزور ہیں ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہم کیوں احمدی ہوئے ہیں اور احمدی کیوں اپنے بچوں کی شادیاں غیروں میں نہیں کرتے جماعت کے عقائد اور تعلیم اور بنیادی دینی امور کا سب کو علم ہونا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا جو نئے بیعت کرنے والے ہیں ان کی پرانے احمدیوں سے شادیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تربیت کے لئے پروگرام مردوں کو بھی دیں اور عورتوں کو بھی دیں۔ ان کی اس طرح تربیت ہو کہ ان کی نسل احمدی ہوجائے اور مجھے بتائیں کہ ان کو یہ یہ پروگرام دیا ہے۔

حضورانور نے مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ آج ایک بچہ عیسائیت سے احمدی ہوا ہے۔ باپ عیسائی تھا، ماں احمدی تھی۔ بچہ باپ کے پیچھے چلتا رہا۔ باپ فوت ہوا تو بچہ ماں کی طرف آیا تو احمدی ہوا ہے۔ اگر پہلے باپ کی طرف توجہ ہوتی تو بہتر تھا۔ اس سے بچے کی بھی شروع سے ہی تربیت ہونی تھی۔

حضورانور نے فرمایا سیکرٹری رشتہ ناطہ ہر ریجن میں مقرر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جو نئے احمدی ہورہے ہیں ان کی شادیاں مختلف جزائر میں ہوسکتی ہیں۔ انڈیا، پاکستان میں بھی رشتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس لسٹیں بنی ہوں کہ عمریں کیا ہیں۔ بائیوڈیٹا کیا ہے، کوالیفیکیشن کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا اگر لسٹیں موجود ہیں تو کارروائی ہوسکتی ہے۔

حضورانور نے فرمایا تربیت کا بڑا مسئلہ یہاں ہے۔ میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ٹھیک ہونے چاہئیں۔ شادیاں ہوتی ہیں پھر علیحدگی ہوجاتی ہے۔تربیت کے یہ مسائل ہیں ان کو حل کرنا چاہئے۔حضورانور نے فرمایا جب کسی کو سزا ملتی ہے اور اعلان ہوتا ہے تو پھر ان کو شرمندگی ہوتی ہے۔ یہ سب تربیت کے مسائل ہیں جو امیر، مبلغین اور تربیت کے سب سیکرٹریان کا کام ہے۔ اگر تربیت ہو تو پھر غلطیاں بھی نہیں ہوتیں اور شرمندگی بھی نہیں ہوگی۔

ایکسٹرنل آڈیٹر کو ہدایت دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ آپ وقتاً فوقتاً آڈٹ کرتے رہا کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کتنی جماعتوں میں تعلیمی کلاسز ہوتی ہیں۔ اپنی تمام جماعتوں سے کلاسز کی رپورٹ لیا کریں۔حضورانور نے فرمایا کہ طلباء کی لسٹیں تیار کریں۔ کتنے ہیں جو پرائمری سکول کی عمر کے ہیں لیکن ڈراپ کر گئے ہیں۔ کتنے ہیں جو سیکنڈری سکول جانے والے ہیں لیکن نہیں جارہے۔ اسی طرح کتنے ہیں جو یونیورسٹی جاسکتے تھے۔ پڑھائی میں اچھے تھے لیکن مالی کمی کی وجہ سے نہ جاسکتے ہوں۔

حضورانور نے فرمایا چھوٹے لیول پر آپ کے پاس انفارمیشن ہونی چاہئیں۔

حضورانور نے فرمایا اسی طرح جو سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرکے ڈپلومہ کی طرف چلے گئے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا احمدی طلباء کو چاہئے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور اعلیٰ کامیابیاں حاصل کریں۔

حضورانور نے فرمایا خواہ کوئی طالبعلم گاؤں کا رہنے والا ہو خواہ شہر کا رہنے والا ہو۔آپ کا ریکارڈ ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے۔ اگر کل کو آپ سیکرٹری تعلیم نہیں ہوں گے تو جو نیا آئے گا اس کو سارا ریکارڈ دے سکیں گے۔

حضورانور نے فرمایا جب تک تمام سیکرٹریان کا اپنے اپنے سیکرٹری سے مسلسل رابطہ اور تعلق نہیں ہوگا۔ اس وقت تک آپ جماعتوں کے لیول پر کام نہیں کرسکتے۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضورانور نے ان کے بجٹ اور وعدہ جات کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لے لیا کریں کہ بعض دفعہ غریب آدمی زیادہ دے دیتا ہے اور امیر آدمی کم دیتا ہے۔

شعبہ سمعی بصری کو حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے بہت خوبصورت جزائر ہیں ان کی ڈاکومنٹری بنائیں۔ اپنا سٹوڈیو بھی بنائیں جو ساؤنڈ پروف ہو۔ اس بارہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو انتظامی ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ سمعی بصری کو ہدایت فرمائی کہ آپ خطبات کی جو سیڈیز احباب کو تیار کرکے دے رہے ہیں۔ اس کا Follow Up بھی کریں کہ کتنے لوگ سن رہے ہیں۔ گھر میں صرف مرد سن رہا ہے یا بیوی بھی سن رہی ہے۔ بچے سن رہے ہیں۔حضورانور نے فرمایا صرف تقسیم کرنے سے تو کام نہیں ہوتا جائزہ لینا چاہئے کہ کون کون سن رہا ہے اور کتنے آدمی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا آپ کے پاس جو آڈیو کیسٹس ہیں ان کی باقاعدہ ایک لائبریری بنائیں اور لوگوں کو اس بارہ میں بتائیں پھر جو دلچسپی رکھتے ہوں ان کو کاپی بنا کردیں۔حضورانور نے فرمایا ان آڈیو کیسٹس کو آپ DVD میں تیار کرسکتے ہیں۔

سیکرٹری اشاعت سے رسالہ المشرق کی اشاعت کا جائزہ لیتے ہوئے حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ اس میں اردو، انگریزی زبان کے علاوہ فجین زبان کے بھی دو تین صفحے شامل کرلیا کریں۔ اسی طرح اپنے رسالے میں حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات دیں اور خطبہ جمعہ کا خلاصہ بھی دیا کریں۔ حضورانور نے رسالہ کے مدیر کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ٹیم بنائیں۔ اکیلا آدمی کام نہیں کرسکتا۔ اپنی ٹیم میں نوجوانوں سے بھی لیں۔ بڑی عمر والوں میں سے لیں۔ مختلف لوگ رکھیں اور ایڈیٹوریل بورڈ کے سپرد کام کریں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد سے حضورانور نے فجی میں جماعتی جائیدادوں اوران کے ریکارڈ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضورانور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ جزائر ممالک میں جو ہماری جائیدادیں ہیں ان کا بھی ریکارڈ رکھیں۔

سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور نے جماعت کے بجٹ، چندہ عام کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور فی کس مالی قربانی کے معیار کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔

اسی طرح حضور انور نے چندہ جلسہ سالانہ کا بھی جائزہ لیا۔ نیز چندہ وصیت اور موصیان کی تعداد کا بھی جائزہ لیا۔ حضورانور نے فرمایا آپ میں اتنی گنجائش ہے کہ آپ کا بجٹ دوگنا ہوسکتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا اگر کوئی اپنے حالات کی وجہ سے چندہ نہیں دے سکتا یا کم دیتا ہے تو کم ازکم اپنی آمد کے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہ لے۔ فرمایا چندہ، مالی قربانی خدا کا حکم ہے اگر پورا نہیں دے سکتے تو اپنی انکم صحیح لکھوائیں۔ اگر کم دینا ہے تو باقاعدہ لکھ کر اجازت لے لو۔

حضور انور نے فرمایا جتنا زیادہ چندہ دیں گے اتنی زیادہ مساجد، مشن ہاؤسز بنیں گے اور لٹریچر تیار ہوگا۔

تبلیغ کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ تبلیغ کرے۔ ہر آدمی کو تبلیغ میں Involve کریں۔ ہر کوئی اپنے ماحول میں تبلیغ کرے۔ مبلغین کو چاہئے کہ تبلیغ کے لئے صف اول اور صف دوم کے انصار میں سے اور خدام سے مستعد لوگوں کا انتخاب کرکے ٹیمیں بنائیں۔ ان کی تربیت کریں۔ ان کو ٹریننگ دیں اور تبلیغ کے لئے مختلف علاقوں میں بھیجیں۔

حضورانور نے فرمایا تبلیغ کے لئے ذاتی رابطہ بہت ضروری ہے۔ اجتماعی پروگرام بھی ہوسکتے ہیں لیکن ذاتی رابطہ بہت مفید ہے۔ مختلف گروپس ہیں اور مذاہب کے لوگ آباد ہیں ان سے رابطہ کریں اور نرمی سے، حکمت سے بات کریں۔ انہیں بتائیں کہ ہم احمدی کیوں ہیں، احمدیت کیا ہے، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا دعویٰ کیا ہے، احمدیت قبول کرنے کے بعد ہم میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

حضورانور نے فرمایا جب آپ میں اور دوسروں میں ایک واضح فرق نظر آئے گا تو لوگ آپ کی طرف مائل ہوں گے۔ فرمایا جب دوسروں کے ساتھ بیٹھیں تو مذہب کے بارہ میں، خدا کے بارہ میں عام سادہ گفتگو کریں۔ اس طرح مذہبی گفتگو کے لئے مزید ماحول میسر آئے گا۔ آجکل دنیا کے حالات کیا ہیں، آفات کیوں آرہی ہیں، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں کیا ہیں، ان مصائب کی وجہ یہ ہے کہ خدا کو لوگ پہچان نہیں رہے۔ اس طرح بات کرکے مزید رابطے قائم کئے جاسکتے ہیں۔حضورانور نے فرمایا اگر کوئی ناراض ہوتا ہے تو خاموش رہیں پھر کسی اور موقع پر بات کرنے کا موقع پیدا ہوسکتا ہے۔ آپ نے سچائی کو پایا ہے اب اسے دوسروں تک پہنچائیں۔

حضورانور نے فرمایا جب دوسروں کو علم ہوگا کہ آپ کے احمدی ہونے میں نمایاں تبدیلی آئی ہے تو وہ خود بخود آپ کی طرف مائل ہوگا۔ بعض لوگ تسلیم تو کرلیتے ہیں کہ آپ درست اور صحیح ہیں اور حق پر ہیں لیکن وہ اپنے خاندان اور سوسائٹی سے ڈرتے ہیں۔ لیکن بعض دلیر اور بہادر ہوتے ہیں وہ احمدیت قبول کرلیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس مختلف جزائر ہیں، پاکٹس ہیں، وہاں جائیں اور کام کریں اور تبلیغ کے رستے خود تلاش کریں۔

حضورانور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ فجین زبان سیکھیں۔ فرمایا ان کی زبان سیکھیں، ان کو ملیں، مکس اپ ہوں اوران کے دل جیتیں۔

حضور انور نے فرمایا جزائر کیری باتی میں جو

قائم شدہ 1952

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

انڈونیشین اور بنگالی ہیں ان کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ ان کو انڈونیشین اور بنگالی زبانوں میں لٹریچر دیں اوران سے تبلیغی رابطہ رکھیں۔

مقبرہ موصیان کے لئے جماعت کے ایک دوست نے زمین دی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مقبرہ موصیان تب ہوگا جب اس غرض کے لئے اجازت گورنمنٹ سے حاصل کرلیں گے۔ اس وقت تو صرف پانچ ایکڑ زمین ہے جو جماعت کے ایک دوست نے دی ہے۔ فرمایا باقاعدہ پلاننگ سے کام کریں۔

فرمایا اب آپ سب کی بہت زیادہ ذمہ داری ہے۔ بہت بڑا کام ہے اب بغیر وقت ضائع کئے کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فجی کے ساتھ یہ میٹنگ شام سات بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاملہ کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور ممبران نے اور مبلغین نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ناندی میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے عزیزہ شائستہ نجف سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش ہوٹل Mocambo تشریف لے آئے۔

الوداعی تقریب عشائیہ

آج رات جماعت فجی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ناندی (Nandi) میں پانچ کلومیٹر باہر ایک کمیونٹی ہال میں ایک الوداعی تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جس کے بعد ایک طفل نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام ع

جاتے ہو مری جان خدا حافظ وناصر

خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعد ازاں صدر جماعت ناندی مکرم یوسف خان صاحب نے الوداعی کلمات کہے جس کے بعد مکرم طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فجی نے نیشنل مجلس عاملہ جماعت فجی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا۔

تقریب عشائیہ سے حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

کل صبح انشاء اللہ میری واپسی ہے۔ آگے سفر پر جانا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کی روایات کے مطابق ایک اختتامی تقریب (Farewell) ہے جو آپ دے رہے ہیں۔ Farewell اگر تو یہ ہے کہ میں آیا ہوں۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہوا۔ خطبہ دیا، تقریر کی اور آپ سے باتیں کیں اور آپ نے سن لیں تو اتنا کافی نہیں۔ اس کا اس وقت تک فائدہ نہیں ہوگا جب تک آپ ان سب باتوں پر، ان نصائح پر عمل کرنے والے نہ بنیں اور اس ملک کے لوگوں کو بتائیں کہ احمدی ہونے کے بعد آپ کی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں اور اس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے آپ قریب ہو رہے ہیں اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آنے والے ہیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ آپ اس وقت صحیح احمدی ہوسکتے ہیں جب ان باتوں پر عمل کریں جو خدا نے آپ کو بتائی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس جو باتیں آپ کو بتائی گئی ہیں ان پر عمل کریں۔ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اس تبدیلی سے اپنے ملک کے لوگوں کو متعارف کروائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور انور نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے بعض مہمان بھی آئے تھے۔ ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھانا تناول کیا اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس تقریب کے اختتام پر رات پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوکر اپنی رہائش گاہ ہوٹل Mocambo تشریف لے آئے۔ آج کا دن فجی میں قیام کا آخری دن تھا۔

4 رمئی 2006ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ناندی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے احباب جماعت سے دریافت فرمایا کہ Tonga کے قریب (Tsunami) کی اطلاع ملی ہے۔ Tonga کیسا ملک ہے۔ جس پر احباب نے بتایا کہ اس کی سطح ہموار ہے۔ حضور انور نے احباب سے فرمایا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ Tonga کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور باقی جزائر ممالک کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ اور نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی جائے رہائش ہوٹل Mocambo تشریف لے آئے۔

اس سونامی کے بارہ میں انٹرنیشنل لیول پر یہ خبریں آرہی تھیں کہ دو گھنٹے تک فجی کو Hit کرے گا اور اس طرح نیوزی لینڈ کے بعض حصوں کو بھی Hit کرے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور اس کا سارا زور ٹوٹ گیا اور یہ جہاں تھا وہیں ختم ہوگیا۔

نیوزی لینڈ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق جزائر فجی سے نیوزی لینڈ کے لئے روانگی تھی۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی جس کے بعد فجی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ ناندی کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔

ایئرپورٹ پر ملک کی مختلف جماعتوں سے احباب اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ سبھی نے ہاتھ ہلا کر اور بچیوں نے الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ حضور انور نے دعا کروائی اور ایئرپورٹ کے VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

گیارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور جہاز پر سوار ہوئے۔ بعض جماعتی عہدیداران جہاز کے دروازہ تک حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے گئے۔ ایئر نیوزی لینڈ کی پرواز گیارہ بجکر بیس منٹ پر ناندی (Nandi) سے آک لینڈ (Auck Land) کے لئے روانہ ہوئی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁

گرینڈ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی (لائبیریا) کے Ghon ٹاؤن میں

احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد

نائب وزیر خارجہ لائبیریا کی شمولیت

(رپورٹ: مدثر احمد مشرف مبلغ سلسلہ لائبیریا)

12 رنومبر 2005ء کا دن مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کے لئے اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل بن گیا کہ اس دن لائبیریا میں ایک ایسی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کی تعمیر کا تمام تر خرچہ مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے ذمہ لینے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس طرح یہ لائبیریا میں خالصتاً خدام الاحمدیہ کے چندہ سے تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہوگی۔

مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی یہ مبارک تقریب گرینڈ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے ایک احمدیہ ٹاؤن GOHN میں منعقد ہوئی۔ گون لائبیریا اور سیرالیون کے بارڈر کے قریب ہی واقع ایک چھوٹا سا ٹاؤن ہے۔ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے یہ ٹاؤن اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ دو ایسی سڑکوں کے سنگم پر واقع ہے جن پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر دیگر Towns آباد ہیں۔ اس کی اسی مرکزی حیثیت کی بنا پر محترم امیر صاحب نے لوکل مشنری کے قیام کے لئے اس ٹاؤن کا انتخاب کیا اور یہاں مشن ہاؤس اور مسجد بنانے کا فیصلہ کرلیا۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے مسجد بنانے کی خواہش ظاہر کی جسے محترم امیر صاحب نے منظور کرلیا۔

مکرم حاجی اسماعیل کونے (لوکل مشنری) محترم امیر صاحب کی ہدایت پر اس ٹاؤن میں منتقل ہوگئے اور ان کی زیرنگرانی خدام نے وقار عمل کر کے مٹی اور سیمنٹ کے بلاکس بنانا شروع کردیئے۔ سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے 12 رنومبر بروز ہفتہ کا دن مقرر ہوا۔ علاقہ بھر کے سرکردہ افراد اور عوام الناس کو اس بابرکت تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

منروویا سے دو گاڑیوں پر مشتمل ایک وفد مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ لائبریا کی سرکردگی میں صبح 9 بجے روانہ ہوکر 11 بجے GOHN پہنچ گیا۔ وفد کے ہمراہ احباب جماعت اور نیشنل مجلس عاملہ کے چند ارکان کے علاوہ لائبیریا کے ڈپٹی منسٹر فار فارن افیئرز حاجی جینکنز سکاٹ بھی شامل تھے۔ وفد کی آمد پر مقامی لوگوں نے بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔

ٹاؤن ہال میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں تلاوت قرآن کریم اور لوکل زبان (VAI) میں اس کے ترجمہ کے بعد وفد کا تعارف کروایا گیا۔ جن میں چیف امام، دیگر آئمہ اور ٹاؤن چیفس شامل تھے۔ جبکہ پیراماؤنٹ چیف اور ڈسٹرکٹ کمشنر کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ حاضری ڈیڑھ سو سے متجاوز تھی۔

تعارف اور خوش آمدید کے بعد مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے مختصر خطاب میں مسجد کی اہمیت اور نماز باجماعت کے قیام پر زور دیا۔ انہوں نے بطور خاص والدین کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں کی تعلیم وتربیت کی اہم ذمہ داریوں کو نبھانے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم امیر صاحب لائبیریا نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے حوالہ سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے ہاتھوں خانہ کعبہ کے قیام کا ذکر کیا اور کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کر کے اپنی امت کو مسجد کی اہمیت کا درس دیا۔ انہوں نے مساجد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مساجد کو ہمیشہ آباد رکھا جائے اور عبادت کی روح کو قائم رکھا جائے۔ انہوں نے مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ محترم امیر صاحب نے احباب جماعت اور غیر از جماعت دوستوں کو نصیحت کرتے ہوئے نہایت پُرزور الفاظ میں فرمایا کہ ہمیشہ ایک خدا کی طرف جھکیں، اپنی تمام تر حاجتیں اسی کے حضور بیان کریں، ہر غیر اللہ سے ناطہ توڑ کر خدائے واحد ویگانہ کے در پر ماتھا ٹیک دیں اور شیطان کو کلیۃً دھتکار دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم امیر صاحب کی تقریر کا حاضرین نے گہرا اثر قبول کیا۔

اپنے تاثرات میں علاقے کی اہم شخصیات نے خدمت دین کے سلسلہ میں جماعتی مساعی کو سراہا۔ چیف امام نے کہا کہ مَیں پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہوا ہوں۔ اس سے قبل مَیں نے صرف لوگوں کی زبانی احمدیت کے بارے میں سن رکھا تھا۔ خاص طور پر بچوں کی دینی تعلیم کے لئے جماعت کی کوششوں نے مجھے ازحد متاثر کیا ہے۔ انہوں نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے نصیحت کی کہ وہ ان نیک کاموں میں جماعت کے ساتھ شامل ہوکر حصہ لیں۔

ڈپٹی منسٹر برائے فارن افیئرز نے اپنے تاثرات میں بتایا کہ وہ عیسائیوں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اور آج ان کی سالگرہ کا دن ہے۔ مگر وہ آج کے دن اپنے مسلمان بھائیوں کے درمیان ایک مبارک دینی تقریب میں شامل ہوکر انتہائی مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی جانب سے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو مسجد فنڈ میں کچھ رقم ادا کی۔

اس تقریب کے بعد محترم امیر صاحب نے نماز ظہر باجماعت پڑھائی جس کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تقریب سعید عمل میں آئی پہلا بلاک محترم امیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے رکھا۔ بعدہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا، ممبران نیشنل عاملہ، نائب وزیر برائے امور خارجہ، چیف امام، نمائندگان پیراماؤنٹ چیف اور ڈسٹرکٹ کمشنر اور علاقے کی دیگر سرکردہ شخصیات نے باری باری بلاکس رکھے۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

تقریب کے اختتام پر مشن کی جانب سے تمام حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ لائبیریا کو بے انتہا ترقیات سے نوازے۔ نئی تعمیر ہونے والی اس مسجد کو مخلص نمازیوں سے بھر دے (آمین)

❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں

اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

مشرقی افریقہ میں دعوت الی اللہ کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13 مئی 2005ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالکریم شرما صاحب نے اپنے مضمون میں مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے بعض گوشوں کی نقاب کشائی کی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہی مشرقی افریقہ میں کئی صحابہؓ آئے لیکن ان کی تبلیغ ہندوستانیوں تک ہی محدود تھی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کے آنے کے بعد افریقیوں میں دعوت الی اللہ کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں ٹبورا (Tabora) تبلیغ کا مرکز بنا۔ جب یہاں چھوٹی سی جماعت قائم ہوگئی اور مسجد کی بنیاد رکھنے کا مرحلہ آیا تو سخت مخالفت اٹھ کھڑی ہوئی۔ افریقی احمدیوں کو مارا پیٹا گیا اور بعض شدید زخمی ہوئے۔ حکومت کو امن و امان قائم رکھنے کے لئے Task Force کو بلوانا پڑا۔ بعد میں مسجد فضل تعمیر ہوئی جو ٹانگانیکا کی پہلی احمدیہ مسجد ہے۔

جب مَیں دوسری دفعہ ٹبورا گیا تو محترم شیخ مبارک احمد صاحب نیروبی جاچکے تھے۔ جماعت نے چھوٹا سا پرنٹنگ پریس خریدا ہوا تھا جس کے مینیجر چوہدری عنایت اللہ احمدی تھے۔ معلم یوسف دینا جماعت کے صدر تھے۔ گورنمنٹ سیکنڈری سکول ٹبورا میں خاکسار ہفتہ میں دودن طلباء کو اسلامی تعلیم دیتا تھا۔ کلاس میں مسلمان اور عیسائی طلباء بھی کثرت سے آتے تھے۔ گرلز سیکنڈری سکول میں بھی دینیات کی کلاس لیتا تھا۔ اتوار کو ٹبورا کی سنٹرل جیل میں قیدیوں کو اخلاقی اور مذہبی تعلیم دینے کی مشنریوں کو اجازت تھی۔ جو قیدی میرے پاس آتے ان میں ایک تعلیم یافتہ عرب نوجوان عبداللہ الکندی بھی تھے۔ انگریزی زبان میں ان کو عبور حاصل تھا۔ خاندانی جھگڑے میں ملوث ہوجانے کی وجہ سے ان کو چند ماہ کی قید کی سزا ہوئی تھی۔ جیل میں انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور رہائی کے بعد عربوں میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے بہت جدوجہد کی۔

مجھے مشرقی افریقہ کے تینوں ممالک میں کام کرنے کا موقع ملا۔ دارالسلام کے ساحلی علاقہ میں کئی سفر کئے۔ وہاں ایک جزیرہ Kilwa Kiziwani ہے جہاں عرب سب سے پہلے پہنچے تھے۔ ان کے عہد کی یادگار ایک پرانی مسجد بھی تھی جو خاصی بڑی اور مستطیل تھی۔ اس کے سات حصے تھے۔ ہر حصہ میں محراب تھا۔ پہلے حصہ کے محراب میں جب امام تکبیر کہتا تو یکے بعد دیگرے دوسرے حصوں میں بھی تکبیریں کہی جاتی تھیں۔ اس طرح مسجد کے آخر تک آواز پہنچ جاتی تھی۔ میں نے جگہ صاف کرکے مسجد میں چار نفل ادا کئے اور ان بزرگوں کے لئے دعا کی جن کی کاوش سے اس خطہ میں اسلام کا آغاز ہوا۔ یہاں پہلے مربی مکرم مولوی فضل الٰہی بشیر صاحب تھے جن کے ذریعہ ایک افریقی معلم احمدی ہوئے اور پھر جماعت قائم ہوئی۔

سونگیا کے بعض احمدی نیاسالینڈ میں جا کر بس گئے تھے اور اُن کی تبلیغ سے وہاں بھی نئے احمدی ہوئے تھے۔ وہاں عیسائی مشنوں کا زور تھا۔ مَیں نے وہاں مشن ہاؤس کھولنے کے لئے ملک رفیق احمد صاحب کو بھجوادیا۔ اس اثناء میں میری تبدیلی کینیا میں ہوگئی۔ پھر آٹھ سال بعد رخصت پر پاکستان آیا۔

1957ء میں مجھے دوبارہ مشرقی افریقہ بھجوایا گیا تو تقرری ممباسہ میں ہوئی۔ ان دنوں یہاں پانچ گھرانے پاکستانی احمدیوں کے تھے۔ مقامی باشندوں میں سے ابھی کوئی احمدی نہیں ہوا تھا۔ مسجد تعمیر ہوچکی تھی جس کے اخراجات اماں موتی جان بیگم حضرت سید معراج الدین صاحب مرحوم نے برداشت کیے تھے۔ یہاں عرب اثرورسوخ زیادہ تھا اور ہماری مخالفت بھی تھی۔ مجھ سے پہلے مکرم مولوی نورالدین منیر صاحب یہاں رہے تھے۔ وہ صحافت میں ایم اے کئے ہوئے تھے۔ جب اخبار East Afircan Times جاری کیا گیا تو اُس کی ادارت کے لئے وہ نیروبی چلے گئے۔

ممباسہ میں مقامی باشندوں کو زیراثر لانے کے لئے میں نے شام کو مسجد میں انگریزی اور حساب پڑھانے کی کلاسیں کھولیں۔ آہستہ آہستہ افریقی اور عرب نوجوان پڑھنے کے لئے آنے لگے۔ خلیج سے عرب تاجر بادبانی کشتیوں میں ممباسہ آتے تو انگریزی پڑھنے کے لئے کلاسوں میں بھی آتے۔ اس طرح شام کو مسجد میں کافی رونق ہوجاتی اور ان سے مذہبی گفتگو ہوتی۔ سوال وجواب کی مجلس بھی لگتی۔ کچھ نوجوانوں نے بیعت بھی کی جن میں Coast People Party کے لیڈر مسٹر ابوبکر بھی تھے۔

ممباسہ میں Miome اور عرب سیکنڈری سکول کی دو مشہور درسگاہوں میں بھی جاتا تھا۔ Miome کی درسگاہ میں مشرقی افریقہ کے مسلمان طلباء اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلہ لیتے تھے۔ یہاں میرے لئے ایک کمرہ مخصوص کردیا گیا تھا جس میں طلباء سے دینی موضوعات پر گفتگو ہوتی۔ یوگنڈا کے سلیمان مانجے اور عبود ڈوفالا بھی شریک ہوتے۔ بعد میں یہ دونوں احمدی ہوگئے۔ مانجے نے قرآن کریم کے لوگنڈا (Luganda) زبان میں ترجمہ کرنے کے کام میں بھی بھرپور حصہ لیا۔

ممباسہ میں قیام کے دوران پانچ نوجوان طلباء نے احمدیت قبول کی تھی۔ پہلے حسین صالح عرب تھے جن کا خاندان یمن سے آکر ممباسہ میں آباد ہوا تھا۔ ان کا چھوٹا بھائی بھی احمدی ہوگیا تھا اور ایک دفعہ کویت سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ملاقات کے لئے بھی لندن آیا۔ دوسرے طلباء میں مسٹر طالب نے رشیا میں انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اس وقت نیروبی میں اچھے عہدہ پر فائز ہیں۔ مسٹر محمد سالم کی سرپرست ایک یورپین خاتون تھیں۔ وہ سکنڈے نیویا کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرکے ملازمت کے لئے سعودی عرب چلے گئے۔ وہ یونیورسٹی میں بھی تبلیغ میں سرگرم رہے۔

ممباسہ میں ایک نابینا عرب مکرم سالم عفیف مسجد آکر اختلافی مسائل پر گفتگو کرتے۔ ایک روز کہنے لگے کہ چلوسنیوں کے عالم کے ہاں چلیں۔ وہ عالم ریڈیو پر مذہبی سوالات کے جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم اُن کے گھر گئے تو حافظ صاحب نے کہا کہ میں احمدی مبلغ کو لے کر آیا ہوں تا بالمشافہ آپ سے اختلافی مسائل پر گفتگو ہوجائے لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے۔ اس پر سالم عفیف صاحب نے مسجد واپس آکر بیعت کرلی۔ وہ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ ایک مسیحی ادارہ میں Brail System کے استاد تھے اور اپنے شاگردوں کو Brail میں تبلیغی خطوط بھجوایا کرتے تھے۔ عیسائیوں کی دھمکیوں کے باوجود وہ تبلیغ میں سرگرم رہے۔

خاکسار جن دنوں ممباسہ میں تھا تو ٹاویٹا کے علاقہ سے کچھ لوگوں نے ممباسہ میں آکر احمدیت قبول کی۔ واپس گئے تو ان کی شدید مخالفت ہوئی اور بائیکاٹ کردیا گیا۔ وہاں ضلعی آفیسر ایک انگریز نوجوان تھے۔ میں ان کو جاکر ملا، احمدیت کا تعارف کروایا اور مخالفت کی نوعیت بتائی۔ انہوں نے فتنہ پردازوں کے سرغنوں کو دفتر میں بلاکر تنبیہ کی۔ پھر امن ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی اس علاقہ میں Kitobo اور Kitogoto کے مقامات پر دو جماعتیں قائم ہوگئیں۔ خاکسار جب بھی جاتا تو Kitobo کی کچی مسجد میں قیام کرتا۔ ایک دن فجر کی نماز کے بعد میں درس دے رہا تھا کہ ایک بزرگ کچھ دیر کے لئے اٹھ کر چلے گئے۔ جب آئے تو میرے پوچھنے پر بتایا کہ آپ کے لئے مینڈھا ذبح کرنے گیا تھا کیونکہ آپ جب سے آئے ہیں چاول اور مسور کی دال کھاتے ہیں۔ میں نے کہ آپ نے یہ کیا کیا؟۔ مجھے تو گوشت کی اتنی رغبت نہیں ہے، آپ نے قیمتی جانور کیوں ذبح کردیا۔ کہنے لگے کوئی حرج نہیں ہے، آپ کی وجہ سے سارا گاؤں گوشت کھالے گا۔ سواحیلی مقولہ ہے کہ جب مہمان آتا ہے تو سارا گاؤں سیر ہوکر کھاتا ہے۔

Kitoboto کی جماعت میں جمعہ علی ایک مخلص بزرگ تھے۔ انہوں نے ممباسہ میں آکر بیعت کی تھی۔ ان کا لڑکا حسن جمعہ سیکنڈری سکول کا طالب علم تھا۔ میں نے ان کو کہا کہ اپنے بیٹے کو وقف کردیں۔ انہوں بیٹا وقف کردیا۔ چنانچہ اُس بیٹے نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کی اور اب بطور مرکزی مبلغ خدمت کررہا ہے۔

ممباسہ کے قریب Kwale کے علاقہ میں مسٹر علی وراقا صاحب نے احمدیت قبول کی۔ ان کا بیٹا کینیا میں Mr. A.M. Gakuria منسٹر آف لیبر ہے۔ اس علاقہ کی ایک اور معزز شخصیت مسٹر عثمان مینی گاکوریا کی ہے۔ وہ کینیا کے ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے عہدہ پر فائز تھے۔ نہایت منکسر المزاج اور فدائی احمدی تھے۔ باشرح چندہ ادا کرتے اور ہر خدمت میں پیش پیش تھے۔ اپنی کار کو دعوت الی اللہ کے لئے پیش کرکے خوشی محسوس کرتے۔

مکرم عبدالمجید خالد بٹ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 مئی 2005ء میں مکرم عبدالمجید خالد بٹ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرمہ زاہدہ خانم صاحبہ لکھتی ہیں کہ آپ میرے خاوند محترم بشارت الرحمٰن صاحب اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان کے ساتھ ایک ہی شعبہ ملازمت میں منسلک ہونے کی وجہ سے آپس میں گہرے دوست تھے۔

بٹ صاحب نے 1947ء میں حضرت مسیح موعودؑ کو خواب میں دیکھا کہ سر پر پگڑی زیب تن کئے آپ سے ملاقات کی تو آپ نے اس مبشر خواب کی بناء پر فوراً بیعت کرلی۔ اس کے بعد اخبار الفضل کے سابقہ ریکارڈ اور روحانی خزائن کے مکمل سیٹ کا متعدد دفعہ مطالعہ کیا۔ سلسلہ کی کتب خریدنے اور مطالعہ کرنے کا بے حد شوق تھا۔

1964ء سے 1996ء تک نیشنل بینک میں ملازمت کی۔ 1992ء میں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی سعادت بھی پائی۔ وفات سے چند یوم قبل ہی مبلغ پانچ ہزار روپے ایڈوانس چندہ جات کی ادائیگی کے لئے اپنے بڑے بیٹے کو دیئے۔ آپ کی پہلی غیراز جماعت بیوی سے دو بیٹیاں تھیں۔ ریٹائرمنٹ پر بینک سے رقم ملی تو اُن دونوں بیٹیوں کا حصہ بھی ادا کیا۔ بوقت ضرورت غیراز جماعت رشتہ داروں کی دل کھول کر مدد کرتے۔ حتیٰ کہ اپنی ایک غیراز جماعت بیمار بہن کے علاج معالجہ پر بھی ہزاروں روپے خرچ کئے۔ آپ وسیع القلبی اور خفیہ و اعلانیہ طور پر غرباء کی مدد کرنے والے ایک درویش صفت انسان تھے۔ ایک بار ایک ملازمہ نے طلائی ہار چوری کرلیا۔ جب چوری پکڑی گئی تو گھر والوں نے اُس سے بار بار ہار واپس کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس پر آپ نے یہ کہہ کر اُسے معاف کردیا کہ وہ بے چاری غریب کہاں سے بھرے گی۔

آپ ایک دعا گو، تہجد گزار اور متوکل انسان تھے۔ بے حد مہمان نواز تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بچوں کو جو نصائح کیں اُن میں خدا تعالیٰ پر توکل کرنے، غرباء کی مدد کرنے اور نظام جماعت سے وابستہ رہنے کی نصائح بھی شامل تھیں۔

آپ نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے لئے عطیہ چشم بھی دینے کی توفیق پائی۔ میرے خاوند محترم کی وفات 1990ء میں ہوئی تو جن دوستوں نے بینک سے متعلقہ تمام کام نہایت خلوص سے سرانجام دیئے، اُن میں بٹ صاحب بھی شامل تھے۔

مکرم بٹ صاحب نے 16 اکتوبر 2004ء کو ربوہ میں 68 سال کی عمر میں وفات پائی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

23rd June 2006 –29th June 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 23rd June 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 77, Recorded on: 29/08/1995.
02:15 MTA Variety: Rabwah Industrial Rally 2006.
03:05 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Adelaide.
03:40 Al Maa'idah: A cookery programme
04:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 22nd January 2006.
05:05 Moshaairah: An evening of poetry. Part 2
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 28th January 2006.
08:10 Les Francais C'est Facile: No. 64
08:35 MTA Sports: Badminton double final
08:50 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 40, Recorded on 16th June 1995.
09:55 Indonesian Service
11:00 Siraiki Service
12:00 LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 16/11/1999.
15:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
15:55 Friday Sermon [R]
17:00 Spotlight: An interview with Justice (Ret) Muhammad Islam Bhatti.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International Jamaat News [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:30 Urdu Mulaqa'at: Session 40 [R]
23:30 MTA Variety: Showing variety of programmes

Saturday 24th June 2006

00:05 Tilaawat & MTA Jamaat News
01:20 Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 78, Recorded on: 30/08/1995.
02:20 Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
03:20 Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 16/11/1999.
04:35 Spotlight: An interview with Justice (Ret) Muhammad Islam Bhatti.
05:30 MTA Variety: Showing variety of programmes
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 29th January 2006.
07:50 Quiz religious knowldge
08:25 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd June 2006.
09:25 Ashab-e-Ahmad
09:55 Indonesian Service
10:55 French service
12:00 Tilaawat & MTA Jama'at News
12:55 Bangla Shomprochar
13:55 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
15:50 Moshaairah: An evening of poetry.
17:10 Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 08/12/1996.
18:00 MTA Variety: Documentary on strawberry
18:35 Arabic Service
20:35 MTA International Jama'at News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:10 MTA Variety: Documentary on strawberry
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 25th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
00:55 Ashab-e-Ahmad
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 79, Recorded on: 31/08/1995.
02:30 Quiz religious knowledge
03:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd June 2006.
04:05 Moshaairah: An evening of poetry
05:25 MTA Variety: Documentary on strawberry
06:00 Tilaawat, Hamari Taleem & MTA New
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoor. Recorded on 5th January 2006.
07:55 Learning Arabic: No. 3
08:10 Ilmi Khutbaat
09:05 MTA Variety: Documentary on Tipu Sultan
09:45 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Fiji
10:05 Indonesian Service
11:05 Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 11th November 2005.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd June 2006.
15:10 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Fiji [R]
15:30 MTA Variety: Documentary on Tipu Sultan [R]
16:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 07/06/1998. Part 2
18:10 Learning Arabic: No. 3 [R]
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 80, Recorded on: 26/09/1995.
20:35 MTA International News Review
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
21:55 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Fiji [R]
23:25 MTA Variety: Documentary on Tipu Sultan [R]
23:10 Ilmi Khutbaat [R]

Monday 26th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Learning Arabic: No. 3
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 80, Recorded on: 26/09/1995.
02:30 Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 23rd June 2006.
03:30 MTA Variety: Documentary on Tipu Sultan
04:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 07/06/1998. Part 2
05:00 Ilmi Khutbaat
06:00 Tilawaat, Dars & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 5th February 2006.
08:05 Le Francais C'est Facile: Programme No. 18
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
Session 123, Recorded on: 14/05/2001.
09:50 Indonesian Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 15/07/2005.
15:20 Quiz Programme
16:00 Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
18:10 MTA Variety: Showing variety of programmes
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 81, Recorded on: 27/09/1995.
20:30 International Jama'at News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:50 Friday Sermon Recorded on: 15/07/2005. [R]

Tuesday 27th June 2006

00:00 Tilaawat, Dars & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: Programme No. 18
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 81, Recorded on: 27/09/1995.
03:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 15/07/2005.
05:20 Quiz Programme
06:00 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10 Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:10 Learning Arabic: Programme No. 3
08:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998. Part 1
09:20 Noorul Ain: A documentary about our eyes.
10:00 Indonesian Service
10:55 Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 24th June 2005.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:10 Jalsa Salana Address: Day 2: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Scandanavia. Recorded on 17th September 2005.
15:10 Quran Seminar
16:00 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
17:00 Learning Arabic: Programme No. 3 [R]
17:20 Question and Answer Session [R]
18:00 Noorul Ain: A documentary about our eyes. [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News Review Special
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:10 Quran Seminar [R]
22:55 Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 28th June 2006

00:05 Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:15 Learning Arabic: No. 3
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 82, Recorded on: 28/09/1995.
02:30 20th Jalsa Salana USA West Coast: Concluding session speeches by Maulana Shamshad Ahmad Nasir and Maulana Daud Hanif. Recorded on 25th December 2005.
03:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998. Part 1
04:20 Noorul Ain: A documentary about our eyes.
04:55 Quran Seminar
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class with Huzoo. Recorded on 12th Febraury 2006.
08:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 18/04/1998. Part 2
09:30 Indonesian Service
10:30 Swahili Service
11:40 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
12:45 Bengali Service
13:50 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 21/06/1985.
14:45 Jalsa Speeches: A speech delivered by Attaul Mujeeb Rashid Sahib. Recorded on 31/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
15:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
17:10 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 83, Recorded on: 03/10/1995.
20:20 International Jamaat News
20:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
21:45 Jalsa Speeches [R]
22:25 From the Archives [R]

Thursday 29th June 2006

00:00 Tilaawat & MTA News
00:40 Waqfeen-e-Nau: A children's programme
01:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 83, Recorded on: 03/10/1995.
02:40 MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 23
03:00 Hamari Kaa'enaat
03:55 From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 21/06/1985.
04:55 MTA Variety: Documentary on Australia
05:25 Jalsa Speeches: A speech delivered by Attaul Mujeeb Rashid Sahib. Recorded on 31/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00 Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:20 Children's Class with Huzoor. Recorded on 18th February 2006.
08:15 Al Maa'idah: A cookery programme
08:30 English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 8, Recorded on: 16/04/1994.
09:45 Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Fiji
10:05 Indonesian Service
11:05 Pushto Muzakarah
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat and MTA News
13:00 Bengali Service
14:00 Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 136, Recorded on 10th June 1996.
15:05 Al Maa'idah: A cookery programme [R]
15:35 Huzoor's Tours [R]
15:55 Moshaairah: An evening of Poetry.
17:15 English Mulaqa'at: Session 8 [R]
18:30 Arabic Service
20:30 News Review Mid Week
21:20 Tarjamatul Qur'an Class No: 136 [R]
22:25 Al Maa'idah: A cookery programme
22:45 Huzoor's Tours [R]
23:05 Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol. 13 | Friday June 16, 2006 | Issue No. 24

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت خاتم النبیین ﷺ کی دوبارہ جلوہ گری کے لئے اہل پاکستان کی فریاد

اس زمانہ میں جس کثرت سے علوم قرآنی اور اس کے عجائبات کا انکشاف ہو رہا ہے اس کی کوئی نظیر گزشتہ صدیوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کے متعلق آیت ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ﴾ میں خبر دی گئی کہ ضلال مبین کے وقت دوبارہ ظہور فرمائیں گے جس کی تفسیر خود آنحضورؐ نے یہ فرمائی کہ آخرین میں سلمان فارسی کی قوم یعنی عجم سے ایک شخص برپا ہوگا جو ایمان کے نور کو ثریا سے دوبارہ زمین پر لے آئے گا۔ دوسری احادیث میں اسی کو مہدی، محمد اور احمد کا نام دیا۔

اس آسمانی سکیم کی آخر ضرورت کیا تھی؟ یہ پُر اسرار عقدہ آج مسلمانان عالم کی دردناک صورت حال نے پوری طرح کھول دیا ہے کیونکہ انہیں صاف دکھلائی دے رہا ہے کہ آنحضورؐ کی بعثت ثانیہ کے بغیر اور بالفاظ دیگر آپ کے بروز کامل کے بغیر ذلّت و ادبار اور لادینیت کی گھٹاٹوپ گھٹاؤں سے نجات ممکن نہیں کیونکہ پورا مسلم معاشرہ پندرہ سو سال قبل کے عہد جاہلیت کا منظر پیش کر رہا ہے۔

چنانچہ ایک پاکستانی دانشور جناب عبدالستار انصاری نے ''یوم میلاد النبی'' کے موقع پر ''فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں'' کے عنوان سے حضرت خاتم النبیین ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے درد دل سے عرض کیا ہے:

''اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

ایک صدی پہلے مولانا حالی نے مسلمانوں کے زوال کی بڑے دلدوز انداز میں عکاسی کی تھی، اب یہ ادبار اور پستی اور زیادہ ظاہر و باہر ہو چکی ہے۔ مسلمانوں میں سے احساس زیاں ہی جاتا رہا ہے۔ بیدار ہونے اور سنبھلنے کی امیدیں رفتہ رفتہ دم توڑ رہی ہیں۔ عالم اسلام کا جو ماضی تابناک قرار دیا جاتا ہے اس کے لوٹنے کی آسیں تو باندھی جاتی ہیں لیکن اس کی درخشندگی اور وقار کے حصول کے لئے مطلوبہ تقاضے پورے کرنے کے لئے ہماری ''قیادتیں'' تیار نہیں ہیں۔ غفلت، عیش کوشی، تساہل پسندی، عیش وعشرت، اقتدار پرستی، اجارہ داری، قبضہ گیری، استحصال، اغیار کی دریوزہ گری، احباب سے بے نیازی اور بے وفائی، ہمارے بڑوں کا ٹریڈ مارک بن کے رہ گیا ہے جس سے اداسی و رسوائی دوچند ہوئی ہے۔

ہم سب نبی علیہ السلام کے نام لیوا ہیں لیکن ان کی تعلیمات وہدایات سے کوسوں دور ہیں۔ ہم میں منافقت، بدعہدی اور کذب و دروغ کوٹ کوٹ کر بھر چکا ہے۔ ہم کہتے کچھ ہیں، کرتے کچھ ہیں۔ ہمارا دین اور اسلام صرف تعارف اور حوالہ ہے لیکن دین کی روح کو ہم اپنے اندر سمونے پر تیار ہیں اور نہ اسلام کے ضوابط اور نظم و ضبط پر عمل پیرا ہونے کے لئے آمادہ۔ کہنے کو ہم دین حنیف و متین کے علمبردار اور امین ہیں، لیکن ہم نے دین کی امانت میں خیانت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ میرے نبیؐ کے دین اور تعلیمات کو جتنا نقصان ہم نے خود پہنچایا ہے، نبیؐ کے دین کے مخالفین نے اتنا نقصان شاید ہی پہنچایا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم خود ہی اپنے دشمن ہیں۔

آج حالت یہ ہے کہ جو دین بڑی عظمت و شوکت سے لوگوں کے دل جیتتے ہوئے ''فاران کی وادیوں'' سے نکلا تھا آج اس دین کی حالت ''غریب الغرباء'' کی مانند بنا دی گئی ہے۔ جس دین نے کائنات کو منور کیا اور بزم کو چراغاں کیا، آج اس دین کی مجالس بتی اور دیا سے محروم ہیں۔ جس دین نے دنیا سے کفر والحاد، بت پرستی اور شرک کی جڑیں اکھاڑ پھینکی اب اس دین کا نگہبان صرف خدا ہی ہے۔ جس دین نے غیروں کے دل جیت لئے تھے، آج اس دین کے پیروکار، آپس میں ''جوتم پیزار'' ہیں۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ کہیں فرقہ بندی ہے تو کہیں ذاتیں ہیں۔ کہیں گروہی فسادات تو کہیں فروعی اختلافات۔ کہیں لسانی مناقشات تو کہیں مسلکی مناظرات۔ کہیں صوبائی تعصّبات تو کہیں نسلی امتیازات۔ کہیں وطنی و علاقائی افتخارات تو کہیں نام ونسب کے تفوق کے نشانات۔ ایسے عالم میں کیا ہم ایک ''ملّت'' کا حصہ لگتے ہیں؟ ایک ہی دین اور ایک ہی نبیؐ کے پیروکار قرار پاتے ہیں؟ ایک ہی دین کے مختلف یا جملہ اعضاء وجوارح ٹھہرتے ہیں؟ ہمارے بھائیوں پر جو بھی بیت جائے، جیسی بھی افتاد پڑ جائے، ہمیں اس سے سروکار نہیں ہوتا۔ ہم نے یہ وطیرہ بنا لیا ہے کہ ''کونسی مصیبت یا بلا ہمارے سر پر منڈلا رہی ہے''۔ جب براہ راست کوئی جوکھم اٹھانا پڑے گا تو دیکھا جائے گا؟ کیا یہ عمل ہمیں کسی اکائی، کسی یونٹ، کسی اتحاد ویگانگت کے رشتے میں بندھا اور گندھا ہوا قرار دیتا ہے۔

المیہ یہ بھی ہے کہ ہمارے عالم وعاقل، بے عقل قرار دئے جا رہے ہیں۔ ہمارے جاہل، وحشی وگنوار ہو چکے ہیں۔ ہمارے منعم ومتمول، مغروری اور تکبر و پندار میں کھو چکے ہیں۔ ہمارے مفلس ونادار، کدائی میں پڑ گئے ہیں۔ ہم چھوٹوں سے محبت وشفقت کو فراموش کر چکے ہیں۔ ہمارے بڑے اپنے چھوٹوں کو رہنمائی فراہم کرنے کی بجائے دھتکار رہے ہیں۔ الغرض پیاروں میں محبت رہی ہے اور نہ یاروں میں وفا کو فوقیت دی جا رہی ہے۔ حقیقت، خرافات میں کھو چکی ہے۔ امت روایات کی اسیر ہو چکی ہے۔ بدقسمتی سے ہم ایک قوم بننے پر تیار نہیں، امت وملّت کا درد محسوس کرنا تو دور کی بات ہے۔ اے فخر دو جہاںؐ، اے وجہ تخلیق کائناتؐ!! اے شاہ لولاکؐ! تیرے امتی عجب ذلت اور عجب بے وقری کے عالم میں ہیں۔ وجہ یہی ہے کہ ہم نے تیری تعلیمات وافکارات کو فوقیت نہیں دی ہے۔ تیرے اسوہ حسنہ سے ہدایت ورہنمائی نہیں لی ہے۔ تیرے سہارے کو تیاگ کر بے آسرا ہوئے ہیں ہم۔ بلاشبہ ہم میلاد کی محافل کا انعقاد کرتے ہیں۔ بظاہر سخاوتیں بھی کرتے ہیں۔ تیری آمد کی خوشی میں مشعلیں بھی روشنی کرتے ہیں۔ سجاوٹوں کی بھی انتہا کر دیتے ہیں۔ جلوس بھی نکالتے اور نعرے بھی بلند کرتے ہیں۔ غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے کا نعرہ بھی ورد زبان رکھتے ہیں لیکن عملاً کورے ہیں۔ چُوری کھانے والے مجنوں ہیں۔ قربانی، شہادت اور جہاد کا نام سنتے ہی ہماری ٹانگوں میں رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔

حضور! ہماری نمازیں، بے کیف وسرود ہیں۔ ہماری زکوٰتیں نمائش و دکھاوا ہیں۔ ہمارے حج، فیشن اور وسائل امارت کا اظہار ہیں۔ ہمارے روزے، فاقوں کی نظر ہو چکے ہیں۔ ہم کلمہ گو ہو کر بھی اس کلمے اور تمغوں اور انعامات کے حصول کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ ہم نے انکساری ومتانت سے منہ موڑ لیا ہے۔ ہم وہ مومن بھی نہیں بن سکے ہیں جو حقیقت میں قرآن کے امین وپرتو تھے۔ ہماری نمازیں بے حضور ہیں۔ ہم میں سوز وساز رومیؒ پیدا ہوا نہ ہماری اذانوں میں روح بلالیؓ موجزن ہے۔ ہمارا فکر وذکر، تدبر اور خشوع سے عاری ہے۔ ہم پیچ وتاب رازیؒ سے آگاہ ہیں اور نہ ہمارے فلسفے میں روح غزالی کی کوئی جھلک ہے۔ حضورؐ! ہم نکل کر خانقاہوں سے رسم شبیریؓ ادا کرنے پر تیار نہ ہیں۔ ہم نے ہنود و یہود سے دوستی اور مطابقت کی راہ اختیار کر لی ہے۔ ہم نے تجھ سے عقیدت رکھنے اور تجھ سے سبق لینے کی بجائے اپنی سرپرستی کے لئے، اپنی بقاء وفلاح کے لئے امریکہ اور اس کے حاشیہ نشینوں سے امیدیں باندھ لی ہیں۔ ہم نے اپنے گھوڑے تیار رکھنے کے درس کو فراموش کر دیا ہے۔ ہم نے تسخیر کائنات میں دلچسپی کو فراموش کر دیا ہے۔ آسمان پر کمندیں ڈالنے اور اپنے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کی بجائے اپنے ''اقتداروں'' کو مضبوط ومستحکم کرنے کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہم خدا سے نومید لگتے اور ''بتوں'' سے امیدیں باندھ چکے ہیں؟ کیا یہ کافر ہی کی بالواسطہ اور لاشعوری صورت نہیں ہے؟

حضورؐ! ہماری عدالتیں انصاف نہیں کر رہی۔ ہمارے رہنما، راہزن بن چکے ہیں۔ ہمارے علماء، استاد، وکیل، سفیر، ڈاکٹر، صحافی، پٹواری، بیوروکریسی، جرنیل، جاگیردار، پیر، مخدوم، وڈیرے، صنعت کار، ناظم، ایم این اے، ایم پی اے، وزیر اور فقیر سب غرض کے بندے ہیں، دنیاوی خواہشات کے اسیر ہیں۔ آخرت وعاقبت پر ہمارا یقین زبانی ہے، عملی طور پر ہماری تیاری خام ہے۔ جو جتنا بڑا غاصب اور قابض ہے وہ اتنا ہی بڑا ساہوکار بھی ہے، چودھری بھی ہے اور قابل توقیر واحترام بھی ہے۔ الغرض عجب حالت فنا ہے۔ مایوسی وظلمت بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے آپؐ کی طرف سے ہدایت وفیض لینے کو کاردارد سمجھ لیا ہے۔

حضور! ہمارے معاشروں میں رشوت، سفارش، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، اقرباء پروری، بدعنوانی، میرٹ کا فقدان، روز بروز نکتۂ عروج کو پہنچ چکا ہے۔ لیکن ہم حال مست اور مال مست بن چکے ہیں۔ ہم فسق وفجور اور لہو ولعب اور روایات بد سے نکلنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ حالانکہ اغیار ہماری تباہی کے منصوبے بنا چکے ہیں، ہمیں ٹکڑیوں میں بانٹنے کی منصوبہ بندی کر چکے ہیں۔ ہمارا شیرازہ ایک ایک کر کے یہود ونصاریٰ وہنود ہمیں ٹارگٹ کر رہے ہیں۔ افغانستان وعراق کو برباد اور بانجھ کرنے کے بعد ایران، شام، پاکستان اور آپؐ کی ''جائے پیدائش اور جائے پناہ'' کو بھی یعنی سعودی عرب کو بھی ہدف پر رکھ لیا گیا ہے۔ اور ہم اور ہمارے حکمران بھول بھلیوں میں الجھے ہوئے ہیں، چین کی بانسری بجا رہے ہیں۔ ایسے عالم میں میرے آقاؐ، میرے مربیؐ، ہم کچھ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

حضورؐ! ہمارے اعمال وافعال، ہمارا کردار ایسا نہیں ہے کہ ہم آپؐ کو اپنی حالت زار کی طرف متوجہ کر سکیں۔ حضورؐ! ہماری کرتوتیں تیری رحمت کا استحقاق نہیں رکھتی ہیں۔ ہم ہیچ مداں، گنہگار اور عیب دار ہونے کی بنا پر آپؐ کی التفات کے قابل بھی نہیں ہیں۔ ہم آپؐ تک رسائی کے بھی اہل نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم اس معیار پر پورا نہیں اترے جو تیری رحمت، تیری مدد کے لئے درکار ہے۔ **مگر میرے آقاؐ! آپؐ کے ہم تک پہنچنے، ہماری استمداد کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کیونکہ آپؐ اعلیٰ ہیں، زمین وزماں کی قید سے بے نیاز ہیں۔** آپؐ قاسم کائنات ہیں۔ رحمت للعالمین ہیں۔ ہمارے آقا رحمت فرمائیو۔ یہ عرض کرنے کا اس لئے یارا و حوصلہ ہوتا ہے کہ آپؐ نے خود فرمایا ہے کہ ''میری امت کے نیک لوگ خدا کے سپرد اور گنہگار میرے لئے ہیں''۔ ہم گنہگار اور عاصی آپؐ سے رحمت وراحت کی بھیک مانگتے ہیں کیونکہ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک تیری مصطفائی کا تصرف ہے، خدا ربّ العالمین اور آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔

یا رحمۃ للعالمین! رحم! رحم!! رحم!!! ہماری فریادوں کو پذیرائی دیجئے کیونکہ ہم تیرے نالائق اور بے وقوف اور گنہگار ہی سہی، امّتی ہیں۔ ہمیں ناز ہے آپؐ پر، آپؐ کی رحمت و شفاعت پر، آپؐ کی دستگیری وحاجت روائی پر، آپؐ کی وسعت و پرواز پر جس کے سامنے فلک الافلاک کی وسعتیں بھی بے معنی ہیں۔ **ہم آپؐ کے حضور فریادی ہیں کہ ہمیں اپنی پناہ میں لے لیں کیونکہ پانی گہرا بھی ہے اور سر سے اوپر بھی جانے لگا ہے۔ اور ہم تباہی کے دہانے پر ہیں''۔**

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ 11/اپریل 2006ء صفحہ 11)